

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن و سنت کی روشنی میں علاج بمطابق نظریہ مفرد اعضاء

# دستور الطیب

مصنف

شیخ الحدیث و التفسیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرستِ مضامین

- ۱- تقریظ سعید حکیم صفدر علی صفوری صاحب ۳
- ۲- سرچشمہ طب ۴
- ۳- پہلا باب امورِ طبیعیہ ۸
- ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، (معدہ بدن کا حوض ہے)، ارواح، قوی، افعال، (جسمانی نظام، نظام انہضام)، ستہ ضروریہ
- ۴- دوسرا باب نہر ۱۶
- دورانِ خون، اقسامِ نبض، اقسامِ مرض، (چند اہم باتیں)، دوائیں اور غذائیں، اصولِ علاج، تین اہم مرکبات
- ۵- تیسرا باب دریا ۲۱
- تحریکاتِ ستہ، مرکبِ نبض، چھ قسم کے امراض، چھ قسم کی دوائیں، اصولِ علاج، طبی فارماکوپیا، کس مریض کو کس طاقت کی دوا دینا ہوتی ہے
- ۶- چوتھا باب سمندر ۳۶
- دوا کا عمل بالخاصہ اور عمل بالمزاج، اہم کشتہ جات، چند اہم نسخہ جات، ادویہ سازی کے آداب، چند سنہری باتیں

☆.....☆.....☆

## تقریظ سعید

تمام تعریف و توصیف اس حکیم مطلق کے لیے ہے جس نے حکمت و دانائی کو تخلیق کیا۔  
 کروڑ ہا دود و سلام اس ذات بابرکت پر جس نے حکمت و دانائی کو تقسیم کیا۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن ایک مکمل نسخہ شفا۔ جس میں ہر قسم کی روحانی  
 اور جسمانی بیماریوں کا بہترین علاج موجود ہے۔ اس نسخہ شفا کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سب سے  
 بڑے حکیم فخر آدم آقائے دو جہاں ﷺ کے ذریعے نوع انسانی تک پہنچایا۔ یٰؤتٰی الحکمۃ  
 من یشاء و من یشاء فقد اوتیٰ خیرا کثیرا  
 جس حکمت و دانائی کا مظاہرہ سید الکونین ﷺ نے کیا وہ بے مثال ہے۔

علاج معالجہ میں اصول و دستور کو پیش نظر رکھنا جہاں معالج کی کامیابی کا ذریعہ ہے وہاں  
 مریض کے لیے نوبہ صحت ہے نظریہ مفرد اعضاء ایک عظیم اور جدید طریقہ علاج ہے جس کے مطابق  
 علاج یقینی اور بے خطا ہو جاتا ہے۔

محترم جناب پیر غلام رسول قاسمی صاحب نے قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں علاج  
 بذریعہ نظریہ مفرد اعضاء کو ”دستور الطیب“ میں جس احسن انداز سے پیش کیا ہے اس پر وہ مثال بلا  
 مبالغہ صادق آتی ہے کہ دریا کو نہیں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس میں بڑی جامعیت کے  
 ساتھ مختصر انداز میں اہم اور ضروری امور کو بیان کر دیا گیا ہے۔ جس سے مؤلف کی طب کے ساتھ لگن  
 اور انکے ذوق سلیم کی عکاسی ہوتی ہے۔ بالخصوص انہوں نے قرآن و سنت سے جو تمام علوم و فنون کا  
 سرچشمہ منبع ہے جو رہنمائی حاصل کی ہے وہ سارے مضمون کو بس منور کر دیتی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف دامت برکاتہم کو دارین اس کوشش کا بہترین صلہ عطا  
 فرمائے اور قارئین کو پورا پورا فائدہ نصیب فرمائے۔ آمین

خادم طب معالج نظریہ مفرد اعضاء

حکیم صفدر علی صفوری

صفوری دواخانہ اسلام پورہ نزد پرائیمری ہسپتال سرگودھا تاریخ 20 نومبر 2006ء

## سرچشمہ طب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذُّنُوبِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِیْبِ

الْاَبْدَانِ وَالْقُلُوبِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ اَمَّا بَعْدُ

اللہ کریم دنیا میں مادی طور پر انسان کی تخلیق مرد اور عورت کے مخلوط نطفے سے فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يُخْرُجُ مِنْ بَيْنِ

الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ یعنی انسان کو چاہیے کہ غور کرے، وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے؟ وہ اچھلتے

ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو کرا اور چھاتیوں سے نکلتا ہے (الطارق: ۵ تا ۷)۔ اس آیت میں کر

سے نکلنے والے پانی سے مراد مرد کی منی ہے جس کا خزانہ مرد کی کمر میں ہوتا ہے اور چھاتیوں سے نکلنے

والے پانی سے مراد عورت کی منی ہے جس کا خزانہ عورت کی چھاتیوں میں ہوتا ہے۔ بچے کی تخلیق

میں مرد اور عورت کی نکلنے والی ساری کی ساری منی استعمال نہیں ہوتی بلکہ مرد کا صرف ایک جرثومہ

عورت کے صرف ایک جرثومے میں پیوست اور مخلوط ہو کر بچے کی بنیاد رکھتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا

ہے: اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْسَاجٍ یعنی ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا

ہے (الانسان: ۲)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ یعنی بچے کی پیدائش پر

سارے کا سارا پانی استعمال نہیں ہوتا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۶۴)۔ گویا محض ایک نطفے یا جرثومے سے

بچے کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

حبیب کریم ﷺ نے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ: اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ عَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَ

مَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيْتِهَمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَبُ یعنی مرد کا پانی گاڑھا

اور سفید ہوتا ہے جب کہ عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے ان میں جو پانی غالب آجائے یا سبقت

لے جائے، بچے کی شکل و شباہت اسی پر جاتی ہے (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)۔

اللہ کریم نے تخلیق انسانی کا مکمل ضابطہ (Process) اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:  
 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا  
 النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ  
 أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَيَّرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ یعنی بے شک ہم نے انسان کوٹی کے  
 جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک نطفے کی شکل میں محفوظ مقام میں رکھا، پھر ہم نے اس نطفے کو  
 خون کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو چبائے ہوئے نوالے کی طرح کی بوٹی بنایا، پھر  
 ہم نے اس گوشت سے ہڈیاں پیدا کیں۔ بالآخر ہم نے اُس کو ایک نئی مخلوق کی شکل میں تبدیل  
 کر دیا۔ پس اللہ بہت ہی برکت والا ہے جو بہترین خالق ہے (المومنون: ۱۲-۱۳)۔

اس آیت شریفہ میں رحم مادر کے اندر بچے کے مدارج بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے  
 پانی یا نطفہ ہوتا ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ نطفہ سخت ہو کر جم جاتا ہے جسے علقہ کہا جاتا ہے۔ علق  
 سے مراد لگی ہوئی یا معلق چیز ہے جو نہ پانی ہے اور نہ گوشت۔ بلکہ پانی اور گوشت کے درمیان معلق  
 ہونے کی وجہ سے علقہ کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ علقہ مزید سخت ہو کر  
 باقاعدہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے جسے مضغہ کا نام دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں مضغہ کا لفظی معنی  
 ہے چبایا ہوا نوالہ۔ جب نوالے کو چبا کر اکٹھا کر دیا جائے اور پھر اس پر دانتوں کے نشانات باقی  
 ہوں تو اسے عربی میں مضغہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس مضغہ میں مزید سختی آتی ہے اور وہ ہڈی میں  
 تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس ہڈی پر گوشت اور چمڑا چڑھا دیا جاتا ہے۔

محبوب کریم ﷺ نے اس کی مزید وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ: إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ  
 يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً  
 مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاجَلَهُ وَرِزْقَهُ  
 وَشَقِيئَهُ أَوْ سَعِيدَهُ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ یعنی انسان اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا  
 ہے، پھر وہ علقہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن گزرنے کے بعد وہ مضغہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن  
 گزرنے کے بعد اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے (مسلم، بخاری،  
 مشکوٰۃ صفحہ ۲۰)۔

بچے کی تخلیق کے یہ تمام مراتب سورۃ حج میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ اسکے آگے ارشاد فرمایا کہ: **وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لَعَلَّ هُمْ يَرْجِعُونَ** یعنی ہم ایک مقرر میعاد تک تمہیں رحم میں رہنے دیتے ہیں، پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تمہیں تمہارے شباب تک پہنچاتے ہیں، اور تم میں سے بعض فوت ہو جاتے ہیں اور بعض کو سخت بڑھاپے تک پہنچا دیا جاتا ہے (الحج: ۵)۔

پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو اپنی تخلیق کا شاہکار بنایا۔ اور سچے ہیں وہ رسول کریم ﷺ جنہیں اللہ کریم نے اس قدر تعلیمات دے کر بھیجا۔ اور خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں ایسے عظیم معلم کی تعلیمات کو قبول کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ **آمَنَّا بِهِ وَ صَدَّقْنَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

اللہ کریم جل شانہ نے سب سے پہلے اپنے نبی حضرت محمد کریم ﷺ کے نور کو براہ راست پیدا فرمایا۔ پھر اس نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔ اسی نور سے اربعہ عناصر بھی پیدا ہوئے جن سے انسان مرکب ہے۔ اولیاء کریم اپنے وجود میں اربعہ عناصر کی فکر اور مراقبہ مکمل کر لینے کے بعد نور محمدی کا مراقبہ کرتے ہیں یعنی ہر چہ ہست ہمہ نور است۔ پھر اس کے بعد ذات باری تعالیٰ کے مشاہدہ (كَمَا يُمَكِّنُ فِي الدُّنْيَا) میں مشغول و مستغرق ہوتے ہیں۔ گویا انسان اپنی تخلیق میں بھی نور محمدی کے توسط کا محتاج ہے اور معرفت الہیہ کے حصول میں بھی اسی نورِ سرمدی میں سے ہو کر جانے کا پابند ہے۔ بالکل اسی طرح اخلاقِ محمدی سے دوری بیماریوں کا باعث بنتی ہے اور آپ ﷺ کی لائن پر آ جانے سے شفا نصیب ہو جایا کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے اسماء گرامیہ میں ایک نام ”شَافِ“ ہے یعنی شفا دینے والے۔ اس نام مبارک کے پس منظر میں مذکورہ بالا حقائق پوشیدہ وہ پنہاں ہیں۔ سرچشمہ شفا حضرت سیدنا محمد المصطفیٰ ﷺ نے اس دھرتی پر اتنے زیادہ لوگوں کو روحانی اور جسمانی شفا بخشی کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر سبقت لے گئے۔ آپ ﷺ کی نگاہِ اقدس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں استعدادِ نبوت تک پیدا کر دی۔ مگر آپ ﷺ کی خاتمیت کے پیش نظر کسی صحابی کو خلعتِ نبوت نہ پہنائی گئی کہ نبوت استعداد سے نہیں بلکہ عطا سے ملا کرتی ہے اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد اس عطا کا دروازہ بند ہے۔

جس طرح نبی کریم ﷺ خدا کی خدائی کی دلیل ہیں اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم ﷺ کی رسالت کی دلیل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مریضوں کا شفا پا جانا طیب کے کامل ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ علیہم الرضوان استعدائے نبوت کے باوجود نبوت کی بجائے بالترتیب خلافت سے نوازے گئے اور ان کے علاوہ اہل بیت اطہار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال بھی کسی دوسرے پیغمبر کے ہاں نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا اسی لیے قرآن بھی شفا دیتا ہے۔ وَ نُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (بنی اسرائیل: ۸۲)۔

نماز آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بھی شفاء ہے  
الصَّلٰوةُ شِفَاءٌ (ابن ماجہ صفحہ ۲۴۷)۔

الغرض طب جسمانی کی بات ہو یا روحانی حوالے سے دنیا، قبر اور آخرت کے تمام مراحل کی بات ہو وسیلہ دارین حضرت محمد کریم ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر کہیں بن نہیں پڑتی۔ اے اللہ کریم تیرا یہ عاجز و مسکین بندہ تجھے تیرے محبوب نبی حضرت محمد کریم ﷺ کا واسطہ دیتا ہے۔ مجھ سے دین دنیا اور آخرت میں درگزر فرما۔

وَصَلِّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الشَّفِیْعِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نوٹ:- فقیر نے اپنے استاذ مکرم حضرت قبلہ سید دلدار حسین شاہ صاحب قادری حضری دامت برکاتہم العالیہ، محترم جناب حکیم صفدر علی صاحب صفوری اور استاذ العلماء حضرت علامہ غلام رسول صاحب فیضی سے علوم طیبہ سیکھے اور ان کے علاوہ بے شمار حکماء سے مشاورت اور استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ فقیر کے محسنین کو جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت فقیر نے قرآن و سنت، اپنے اساتذہ کے فرمودات اور اپنے تجربات و آراء کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا۔

رہبر نظریہ مفرد اعضاء، طب یونانی، قانونیچہ اور کتب مفردات و کشتہ جات۔

فقیر غلام رسول قاسمی  
۲۳ ذیقعد ۱۴۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمہ آغاز ← پانی مٹی پہلا  
باب امور طبعیہ آگ  
ہوا

امور طبعیہ سے مراد انسانی جسم کے وہ اجزاء اور امور ہیں جن پر انسانی بدن قائم ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک جز بھی ختم ہو جائے انسانی بدن کا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ امور طبعیہ سات ہیں۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قویٰ اور افعال۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

## 1- ارکان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار عناصر (ارکان) سے پیدا فرمایا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے۔ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی (الاحقاف: ۳۰) پھر انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا (السجدہ: ۷)۔ اور جب مٹی اور پانی کو آپس میں ملا دیا تو لیسہ دار مٹی (طین لازب) تیار ہو گئی (الصافات: ۱۱)۔ پھر جب اسے ہوا میں خشک کیا تو انسان کا خشک مگر کچا پتلا تیار ہو گیا جس کی مٹی ابھی تک بدبودار تھی۔ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَآءٍ مُّسْنُونٍ (الحجر: ۲۶) پھر جب اسے آگ کے ذریعے پکایا تو بدبودار مٹی اور ٹھیکریوں کی طرح کاپتلا تیار ہو گیا صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (الرحمن: ۱۴)۔ ثابت ہوا کہ انسان پانی، مٹی، ہوا اور آگ سے مرکب ہے۔ انہی چار عناصر کو طبی زبان میں ارکان کہا جاتا ہے۔ انہی ارکان کے اعتدال کا نام تندرستی اور صحت ہے۔ اور ان کے عدم توازن کا نام بیماری ہے۔ انسان کے اربعہ عناصر سے مرکب ہونے اور انہی کے عدم اعتدال سے بیماری پیدا ہونے پر تمام حکماء، مشائخ اور اولیاء کا اجماع ہے مگر یہ اجماع شرعی نہیں ہے بلکہ زوائد میں سے ہے۔ اگر آپ قرآن سے ثابت ہونے والی ترتیب میں غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ سب سے پہلے پانی، پھر مٹی، پھر ہوا اور پھر آگ کا نمبر آتا ہے۔ اعصاب انسانی امراض کا علاج بھی بالکل اسی ترتیب سے عضلات کیلئے (جسے اگر بدن غد میں پانی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے مٹی ہڈی میں اضافہ کر دینے سے پانی جذب ہو جاتا

ہے اور شفا مل جاتی ہے۔ اور اگر مٹی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے ہوا میں اضافہ کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے اور اگر ہوا کی مقدار بڑھ جائے تو آگ میں اضافہ کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے اور اگر آگ بڑھ جائے تو دوبارہ پانی میں اضافہ کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔

قرآن و سنت سے مرض اور شفاء کے فلسفہ کی اصل بنیاد کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

## 2- مزاج

آپ پڑھ چکے ہیں کہ انسان چار ارکان سے بنا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ ان میں سے ہر ایک کا الگ مزاج ہے۔ پانی کے مزاج میں تری، مٹی کے مزاج میں سردی، ہوا کے مزاج میں خشکی اور آگ کے مزاج میں گرمی پائی جاتی ہے۔

## 3- اخلاط

یہ چار ارکان انسانی بدن میں اخلاط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اخلاط خلط کی جمع ہے۔

- ☆ پانی سے بلغم، مٹی سے ہڈیاں، ہوا سے سودا اور آگ سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ بلغم کا مرکز دماغ، سودا کا مرکز دل اور صفرا کا مرکز جگر ہے۔
- ☆ بلغم کا رنگ سفید، سودا کا رنگ سیاہ اور صفرا کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔
- ☆ بلغم کا ذائقہ پھیکا، سودا کا ذائقہ ترش، اور صفرا کا ذائقہ نمکین ہوا کرتا ہے۔
- ☆ بلغم سے اعصابی خلیے (نورون) بنتے ہیں، سودا سے عضلاتی خلیے بنتے ہیں اور صفرا سے غدی خلیے بنتے ہیں۔ انسانی جسم میں سب سے اوپر اعصاب، ان کے نیچے غدود، غدود کے نیچے عضلات اور سب سے نیچے ہڈیاں ہوتی ہیں۔

## 4۔ اعضاء

دل، دماغ اور جگر تینوں اعضاءے رئیسہ کہلاتے ہیں۔ ان میں سے ہر عضو کے اوپر دو جھلیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ ان دونوں جھلیوں کا تعلق دوسرے دو اعضاءے رئیسہ سے ہے۔ دماغ کے ماتحت اعصاب، جگر کے ماتحت غدود اور دل کے ماتحت عضلات کام کرتے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

دماغ کے تحت کام کرنے والے اعضاء (اعصابی اعضاء):۔

تمام اعصاب (پٹھے) جلد و کان کا بیرونی حصہ، ناک کی چونچ اور بال کی طرح بارک نالیاں (عروق شعریہ)۔ اعصابی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔ خبر رساں اور حکم رساں۔ انکی تفصیل قوی کی بحث میں آ رہی ہے۔

سیدنا مولانا علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل کا مرکز دماغ ہے (التمہید از ابوالشکور سالمی رحمہ اللہ)۔ قرآن شریف میں ہے کہ: لَّهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا یعنی ان لوگوں کے پاس دل تو موجود ہیں مگر ان سے سمجھتے کچھ نہیں (الاعراف: ۱۷۹)۔ اس آیت میں قلب کے اوپر چڑھی ہوئی اعصابی جھلی کی خرابی کی طرف اشارہ ہے جو قلب کو دماغ کے ساتھ مربوط رکھتی ہے۔

قلب کے ماتحت کام کرنے والے اعضاء (عضلاتی اعضاء):۔ عضلاتی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔ ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات۔ ارادی عضلات میں ہونٹ، زبان، آنکھیں، گوشت اور قضیب شامل ہیں جب کہ غیر ارادی عضلات میں دل، پھیپھڑے، معدہ اور شریانیں شامل ہیں۔

عربی زبان میں دل کو قلب کہا جاتا ہے۔ قلب کا معنی ہے اٹی چیز یا پلٹ دینا۔ اسی سے انقلاب کا لفظ بنا ہے۔ دل کو قلب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انسان کے سینے میں الٹا الٹا ہوا ہے اور اس

لیے بھی کہتے ہیں کہ یہ خون کو واپس جسم کی طرف پلٹا دیتا ہے۔

### معدہ بدن کا حوض ہے

اطباء معدے کو عضو نہیں تسلیم کریں یا نہ کریں، ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ غذا اور دوا ہو یا زہر، ہر چیز نے سب سے پہلے معدے میں ہی پہنچنا ہوتا ہے۔ یہیں پراغلاط کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور بیماری یا شفاء میں معدے کا ایک عظیم کردار ہے۔ حبیب کریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اسی میں آ کر گرتی ہیں جب معدہ صحیح ہو تو نالیاں (عروق) صحت مند مواد لے کر یہاں سے نکلتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو نالیاں بیمار اجزاء لے کر نکلتی ہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۰)۔

یہی وجہ ہے کہ کسی دوسرے مرض کا علاج کرنے سے پہلے معدے کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر انسان کا ہاضمہ اور قبض وغیرہ درست ہو تو بیماریاں بہت کم لگتی ہیں اور اگر کوئی بیماری لگ بھی جائے تو جلد شفاء ہو جاتی ہے۔

### جگر کے تحت کام کرنے والے اعضاء (غدی اعضاء) :-

غددوں کی دو قسمیں ہیں۔ غدوٰناقلہ اور غدوٰجاذبہ۔ جو غدوٰ مواد کو خون سے باہر خارج کرتے ہیں انہیں غدوٰناقلہ کہا جاتا ہے اور جو غدوٰ مواد کو جسم سے جذب کر کے خون میں شامل کرتے ہیں انہیں غدوٰجاذبہ کہا جاتا ہے۔ جگر، گردے، مثانہ، آنتیں، وریدیں، خبیہ، رحم غدوٰناقلہ ہیں جب کہ تلی اور بلبہ غدوٰجاذبہ ہیں۔ اللہ کریم جل شانہ ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي سَبَدٍ لِّمَنِ نَم نے انسان کو جگر میں پیدا کیا ہے (البلد: ۴)۔ اس آیت شریفہ میں رحم کو کہہ یعنی جگر قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے رحم ایک غدی عضو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کا مزاج صفاوی ہوتا ہے۔ بچے کی شکل و صورت بنانا بھی جگر کی قوت مصورہ کے ذمے ہوتا ہے۔ فَسُبْحَانَ اللَّهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيمِ الْحَكِيمِ

## 5- ارواح

اعضاءِ ربیہ کی مسلسل فعالیت اور رگڑ (Friction) کی وجہ سے ان کے ارد گرد گیس کی طرح کے نہایت لطیف بخارات پیدا ہوا جاتے ہیں۔ جنہیں طبی زبان میں ارواح کہا جاتا ہے۔ قلب کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ حیوانی، دماغ کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ نفسانی اور جگر کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ طبعی کہا جاتا ہے۔ ان ارواح کا اس روح سے کوئی تعلق نہیں جسے اللہ کریم نے انسان میں پھونکا ہے اور اس کا بدن سے انقطاع تعلق موت کہلاتا ہے۔

شریانوں میں خون کی گردش کی وجہ سے جو لطیف روح جنم لیتی ہے اسے روحِ دموی کہتے ہیں۔ خون کے اندر ہی رت بھی شامل ہوتی ہے جو خون کو متحرک رکھتی ہے۔ رت، روح اور خون کے اعتدال پر قوتِ جسمی و مردی کا دار و مدار ہے۔

## 6۔ قوی

قوی قوت کی جمع ہے۔ تینوں اعضائے ربیہ کو اللہ کریم نے مختلف قوتوں سے نوازا ہے۔ قوتِ طبعی:۔ اس کا مرکز جگر ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ بقائے شخص اور قوتِ بقائے نسل۔ قوتِ بقائے شخص کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ غازیہ اور قوتِ نامیہ۔ قوتِ غازیہ جسم کو غذا فراہم کرتی ہے اور قوتِ نامیہ جسم کی نشوونما کرتی ہے۔ قوتِ غازیہ کی چار خادم قوتیں ہیں۔ قوتِ جاذبہ، قوتِ ماسکہ، قوتِ ہاضمہ اور قوتِ دفعہ۔ قوتِ بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مولدہ اور قوتِ مصورہ۔ قوتِ مولدہ وہ ہے جو منی کو پیدا کرتی ہے اور قوتِ مصورہ وہ ہے جو اعضاء کی شکل و صورت کو ترتیب دیتی ہے۔ قوتِ نفسانی:۔ اس کا مرکز دماغ ہے۔ اس قوت کی مدد سے انسان احساس کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مدرکہ اور قوتِ محرکہ۔ قوتِ مدرکہ کے پانچ خادم ہیں۔ جنہیں حواسِ خمسہ ظاہریہ کہا جاتا ہے۔ آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ یا جلد۔ ان پانچ اعضاء میں بالترتیب قوتِ باصرہ، قوتِ سامعہ، قوتِ شامہ، قوتِ ذائقہ اور قوتِ لامسہ پائی جاتی ہیں۔ دماغ کے اندر بھی پانچ حواس موجود ہوتے ہیں۔ حسِ مشترک، حسِ خیال، قوتِ واہمہ،

قوتِ حافظہ اور قوتِ متصرفہ۔ ان پانچ قوتوں کو حواسِ خمسہ باطنیہ کہتے ہیں۔

قوتِ محرکہ وہ قوت ہے جس کے ذریعے دماغ مختلف قسم کے احکام صادر کرتا ہے۔ مثلاً قوتِ مدرکہ کے ذریعے دماغ نے یہ ادراک کر لیا کہ فلاں جگہ پر خارش ہو رہی ہے۔ اور قوتِ محرکہ کے ذریعے دماغ نے ہاتھ کو حکم دیا کہ اس جگہ پر جا کر خارش کرو۔ یہ سارا کام دماغ کے ماتحت کام کرنے والے اعصاب کرتے ہیں۔ ادراک کرنے والے اعصاب کو خبر رساں اعصاب کہتے ہیں اور احکام جاری کرنے والے اعصاب کو حکم رساں اعصاب کہتے ہیں۔

قوتِ حیوانی:۔ اس کا مرکز قلب ہے۔ اس سے مراد زندگی بخشنے والی قوت ہے۔ اس قوت کا دار و مدار حرارتِ اصلیہ پر ہے۔ حرارتِ اصلیہ کو حرارتِ غریزی بھی کہتے ہیں۔ حرارتِ غریزی وہ حرارت ہے جو عنانِ صرا بچہ کے آپس میں ملنے سے جنم لیتی ہے۔ یہ جسم کو گلنے سڑنے سے بچاتی ہے۔ روح پھونکنے کے ساتھ ہی اس حرارت کی نعمت انسان کو عطا کر دی جاتی ہے۔ جو جوانی تک بدستور بڑھتی رہتی ہے اور بڑھاپے میں بتدریج کم ہونے لگتی ہے اور موت کے وقت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرم دوا میں شفا زیادہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے حدیث شریف میں سناکی کو ہر مرض کا علاج قرار دیا گیا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۸)۔ سناکی کا مزاج گرم تر ہے اور یہی عمومی صحت ہے۔

قوتِ حیوانی کو قائم رکھنے کے لئے قلب کی دو قوتیں ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ قوتِ انقباض اور قوتِ انبساط۔ قوتِ انقباض سے مراد قلب کا ٹھنسی کی طرح بند ہو جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی اوپر کی سطح ناپنی جاتی ہے۔ قوتِ انبساط سے مراد قلب کا غبارے کی طرح کھل جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی نچلی سطح ناپنی جاتی ہے۔ قلب کے مسلسل انقباض اور انبساط پر انسانی زندگی کا دار و مدار ہے۔

## 7۔ افعال

فعل سے مراد کسی عضو کی کارکردگی اور اس کا کام ہے۔ جو کام صرف ایک ہی قوت سے مکمل ہو جائے اسے فعلِ مفرد کہتے ہیں جیسے جذب کرنا یا خارج کرنا۔ اور جس کام پر ایک سے زیادہ

قوتیں صرف ہوں اسے فعل مرکب کہتے ہیں جیسے لقمہ نگلنا۔ اس پر حلق کی قوت دافعہ اور معدے کی قوت جذبہ دونوں استعمال ہوتی ہیں۔

## جسمانی نظام

جسمانی نظام کے دو شعبے ہیں۔ نظام بقائے حیات اور نظام بقائے نسل۔ نظام بقائے حیات میں چار مختلف نظام ہیں۔ نظام دُموی، نظام غذائی، نظام ہوائی اور نظام بول۔ نظام دُموی کا دارومدار قلب پر، نظام غذائی کا دارومدار معدے پر، نظام ہوائی کا دارومدار پھیپھڑوں پر اور نظام بول کا دارومدار جگر اور گردوں پر ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے معاون اعضاء کا بھی ان نظاموں میں اہم کردار ہے۔ نظام بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔ مردانہ اور زنانہ۔ ان تمام چیزوں کی تفصیل تشریح الابدائی کتب میں پائی جاتی ہے۔ البتہ نظام غذائی یا نظام انہضام کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے۔

## نظام انہضام

☆ ہر کھائی اور پی جانے والی چیز انسانی جسم میں پہنچ کر چار مرتبہ ہضم ہوا کرتی ہے۔  
1 :- ہضم معدی :- معدہ اپنی گرمائش اور مشینز جیسی حرکت کے ذریعے سے غذا کو محلول کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے اس محلول کو کیلوس کہتے ہیں۔ فالتو چیز یعنی فضلے کو آنتوں کی طرف دھکیل دیتا ہے اور آنتیں اسے اپنی اسپرنگ (spring) جیسی حرکت (حرکت دودھیہ) کی مدد سے نیچے کھینچ لیتی ہیں اور مقعد کے راستے خارج کر دیتی ہیں۔

معدے میں تیار ہونے والا کیلوس ماسا ریکانامی نالیوں کے ذریعے جگر میں چلا جاتا ہے۔  
2 :- ہضم کبدی (کبد کا معنی جگر) :- جگر اپنی مسلسل حرکت کے ذریعے سے اس محلول کی چار تہیں بنا دیتا ہے۔ یہ عمل تقریباً اسی طرح ہوتا ہے جیسے دودھ کو آگ پر رکھ کر گرم کیا جائے تو، سب سے نیچے سودا بیٹھ جاتا ہے، اس کے اوپر صفرا کی تہ ہوتی ہے، صفرا کے اوپر خون کی تہ ہوتی ہے اور سب سے اوپر جھاگ کی شکل میں بلغم کی تہ چڑھ جاتی ہے۔

یہاں کا فالتو پانی گردوں کی طرف چلا جاتا ہے جو گردوں سے چھننے کے بعد پیشاب کی شکل میں مٹانے میں اثر جاتا ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعے سے خارج ہو جاتا ہے۔ جگر کا تیار کردہ محلول بارک نالیوں میں چلا جاتا ہے جو اسے مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

3 :- ہضم عروقی (عروق نالیوں کو کہتے ہیں۔ یہ عرق کی جمع ہے)۔ یہ نالیاں خون کو جگر سے لے کر مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں اور غیر ضروری اجزاء کو پسینے کی شکل میں خارج کر دیتی ہیں۔ جگر کے بعد یہ مجلول عرف میں خون ہی کہلاتا ہے لیکن یہ سودا، صفر اور بلغم پر مشتمل ہوتا ہے اور ان میں سے کسی ایک خلط کے غلبے کی وجہ سے اس کا رنگ کالا، پیلا یا سفیدی مائل ہو سکتا ہے۔

4 :- ہضم عضوی :- یہ خون عروق کے ذریعے سے جب مختلف اعضاء تک پہنچ جاتا ہے تو ہر عضو اس میں سے اپنی ضرورت کے خلیے جذب کر کے نشوونما پاتا رہتا ہے اور پرانے خلیوں کو چھوڑ دیتا ہے اور وہ ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ دماغ یوں انسان کا جسم پر درس پاتا رہتا ہے۔ تقریباً ہر اڑھائی سال کے بعد انسانی دل فضلے سے ناخن، جگر اور مٹی بنتے ہیں۔

یہاں تک آپ نے سات چیزوں کی تفصیل پڑھ لی ہے۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قوی اور افعال۔ ان سات چیزوں کو طب کی زبان میں امور طبعیہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَجَبَكَ** یعنی اے انسان تجھے تیرے رب سے کوئی چیز نے غافل کر دیا، جس نے تجھے خلق کیا، پھر تجھے برابر بخشا، جس صورت میں چاہا تمہیں

اعصابی تحریک (۸۲:۶)۔  
دل تسکین ← تحلیل جگر

ستہ ضروریہ  
غذائی تحریک ستہ ضروریہ سے مراد وہ چھ دل تحلیل چیزیں ہیں جو تحریک جگر انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات ہیں۔ وہ چھ چیزیں یہ  
(۱) سانس (۲) غذا یعنی کھانا پینا تحلیل دماغ (۳) نیند یعنی سونا عضلاتی تحریک جاگنا (۴) استفراغ و دل تحریک احتباس یعنی تسکین جگر پاخانہ، پیشاب، پسینہ وغیرہ کا اخراج یا اساک (۵) بدنی حرکت

وسکون یعنی چلنا، پھرنا، ورزش، بولنا، آرام کرنا وغیرہ (۶) حرکت وسکون نفسانی یعنی خوشی، غمی، ہنسنا، رونا وغیرہ۔

ان چھ چیزوں کا انسانی صحت میں بہت بڑا دخل ہے۔ لہذا طبیب پر لازم ہے کہ تشخیص کرتے وقت ان ضروریات پر نظر رکھے اور ان کے مطابق دوا تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ مریض کو ضروری ہدایات بھی دے۔

## دوسرا باب نہر

### دورانِ خون

☆ - خون ہمیشہ دل سے جگر کی طرف، جگر سے دماغ کی طرف اور دماغ سے واپس دل کی طرف گردش کرتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشے میں ظاہر ہے نقشے میں موجود تیر کا نشان خون کی گردش کو ظاہر کرتا ہے۔

### تحریکاتِ ثلاثہ

- (i) - تحریک :- جس عضو میں اس وقت خون آ رہا ہے وہاں تحریک ہوگی۔
- (ii) - تحلیل :- جس عضو میں سے خون گزر رہا ہے وہاں تحلیل ہوگی۔
- (iii) - تسکین :- جس عضو میں سے خون گزر چکا ہے وہاں تسکین ہوگی۔

## اقسام نبض

نبض دراصل قلب کی حرکات کا نام ہے۔ قلب کی حالت کو جان لینے سے پورے جسم کی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ انسانی جسم میں ایک ٹوٹھڑا ایسا ہے کہ اگر یہ صحت مند ہو تو پورا جسم صحت مند ہوتا ہے اور اگر یہ بیمار ہو تو پورا جسم بیمار ہوتا ہے خرداروہ ٹوٹھڑا قلب ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۱)۔ اسی لئے حکماء فرماتے ہیں کہ جو حالت قلب کی ہوگی وہی حالت سارے جسم کی ہوگی۔

مفرد نبض کی تین اقسام ہیں۔ اعصابی، عضلاتی اور غدی۔

- (i) - اعصابی نبض: یہ نبض گہری ہوتی ہے اس کی رفتار سست ہوتی ہے لمبائی بہت کم ہوتی ہے۔ دیگر علامات: پیشاب کارنگ سفید، پیشاب کی مقدار زیادہ، چہرے کی رنگت سفید، منہ کا ذائقہ بیٹھا
- (ii) - عضلاتی نبض: یہ نبض اوپر اوپر ہوتی ہے اسکی رفتار تیز ہوتی ہے اور لمبائی زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر علامات: پیشاب کارنگ سرخی اور کالک مائل، پیشاب کی مقدار کم یا بندش، چہرے کی رنگت سیاہ، منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا
- (iii) - غدی نبض: یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے درمیان میں ہوتی ہے اس کی رفتار معتدل ہوتی ہے اور لمبائی کے لحاظ سے بھی معتدل ہوتی ہے۔

دیگر علامات: پیشاب کارنگ پیلا، پیشاب کی جلن، پیشاب کی مقدار درمیانی، پیشاب قطرہ قطرہ آنا، چہرے کی رنگت اور آنکھیں پیلی، منہ کا ذائقہ نمکین

## اقسام مرض

**اعصابی امراض:**۔ رال ٹپکنا (منہ سے تھوکیں نکلنا) الٹی، دست، ہیضہ، آنکھوں سے پانی، پسینے کی کثرت، جریان، سیلان الرحم (یعنی تمام رطوبتوں والے امراض)، زکام، چھینکیں، کالی کھانسی، نامردی، جلدی امراض، چچک، خسرہ، برص، موٹاپا، سرور بلغمی، جوڑوں کا درد، شوگر، سرسام، نیند کا غلبہ، لو بلڈ پریشر، بلیریا، موٹیا سفید، گردن توڑ بخار، بایاں فالج، دایاں لقوہ، ناپینا ہو جانا، ناک کی ہڈی کا مڑ جانا

**عضلاتی امراض:**۔ ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، قبض، بندش بول، اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، کینسر، بواسیر، نکسیر، کثرت حیض (یعنی تمام خونی امراض)، اختناق الرحم، اپینڈکس (ورم اعور زائدہ)، سرور سوداوی، کالا یرقان، صلابت جگر، عظم جگر، صلابت رحم، گردوں کی پتھری، خشکی، ذات الجنب، پھیپھڑوں میں پانی پڑنا، نمونیا، خناق، تشنج، پولیو، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، کالا موٹیا، نچلے دھڑ کا فالج، تپ دق، مسوڑھوں کا ورم (سوجن)، ورم لوز تین، پٹھوں کا کچھاؤ، ایڈز، لکنت (تشنج اور سکیڑ ہمیشہ عضلاتی امراض میں ہوا کرتے ہیں)۔

**غدی امراض:**۔ پیلا یرقان، مروڑ یا پتھش، کھانا کھاتے ہی اجابت، تقطیر البول، استسقاء (پیٹ میں پانی پڑ جانا)، تھوٹھریا اماں یعنی جسم سوج جانا، سرعت انزال، منی کا پتلا ہونا، تمام جلن دار امراض، ہاتھ پاؤں جلنا، دایاں فالج، بایاں لقوہ، ناپینا، کالچ کلنا۔

## چند اہم باتیں

1- گردن سے اوپر اور پر کا حصہ عمومی طور پر اعصاب کے تحت شمار ہوتا ہے کمر سے اوپر اور پر کا اقیہہ دھڑ غدد کے تحت شمار ہوتا ہے اور کمر سے نچلا دھڑ عضلات کے تحت شمار ہوتا ہے۔

2- مرض کا پہلا حملہ ہمیشہ اعصاب پر ہوتا ہے دوسرا حملہ غدد پر اور تیسرا عضلات پر ہوتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا کہ کوئی بھی مرض کسی بھی تحریک میں موجود ہو سکتا ہے۔ یہ محض مرض کے تازہ یا پرانا یا بہت پرانا ہونے پر منحصر ہے۔ مثلاً شروع میں زکام ہوتا ہے جو ناک سے بہتا ہے، یہ اعصابی مرض ہے، کچھ عرصہ بعد نزلہ اندر پڑنے لگ جاتا ہے، یہ غدی مرض ہے۔ اب اس کا رنگ پیلا

ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد نزلہ اندر ہی اندر غیر محسوس طریقے سے گرنے اور جمع ہونے لگتا ہے اور خارج ہونے کا نام نہیں لیتا جسے بند نزلہ کہتے ہیں، یہ عضلاتی مرض ہے۔

## دوائیں اور غذائیں

1- اعصابی دوائیں:۔ سوئف، سفید زیرہ، دھنیا، چھوٹی الاچھی، ریوند خطائی، ریوند چینی، ملٹھی، سوہاگہ، لوبان، اسگندھ، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤ زبان، لسوڑیاں، آک کا دودھ، روشن ارنڈ، سقمونیا، چینی، گلکوز، بادام، چھلکا اسپنول، عرق گلاب، ثعلب مصری، ستاور، سفیدہ، چارمغز، خشخاش۔

اعصابی غذائیں: دودھ، شلجم، کدو، چندر، سردا، گرما، خر بوزہ، تر بوزہ، برنی، ناریل کا پانی، چاول، کھیر، کلزی، (تر)، پیٹھا، پودینہ، ٹنڈے، اروی، سبز توری، روغن بادام، کھسی، مولی، گاجر، مکھن، بیٹھا دی، پانی، خشخاش۔

2- عضلاتی دوائیں:۔ لوگ، دارچینی، جوتری، جانفل، تمہ، فولاد، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آبلے، بلیہ، بھلکوی، انیون، چاندی، طباشیر، قلعی، تقریباً تمام کشتہ جات، سٹکھیا، شنگرف، مرکلی، ہنگ، کلونجی، تاج بل، ناریل، بہمن سرخ سفید، تخم ریحان، موصلی سیاہ، چرا سنے، عود صلیب، نیم، جدوار، خطائی، دھتورا، دھریک، حزل، کیکر، اٹ سٹ، باتھو، بھلکڑہ، مازو، چاکسو، رسونٹ، منقہ، کشمش، نیلا تھوٹھا، کچلہ، اسٹو دوس، بنفشہ، عناب۔

عضلاتی غذائیں:۔ سیب، مالٹا، اچار، املی، لیموں، آلو بخارہ، انگور کھٹا، کشمش، آڑو، خوبانی، انار، ٹماڑ، پیاز، آلو گوبھی، کریلا، سبز مرچ، لوبیہ، بند گوبھی، دالیں تمام، کالے سفید چنے، گائے کا گوشت، تلی ہوئی تمام اشیاء، جاسن، پیر، بکئی، باجرہ، جو، لسی، جوار، پنیر، مٹر، سرکہ۔

3- غدی دوائیں:۔ سنڈھ، اجوائن، رائی، تیز پات، گندھک، جمال گوٹہ، شہد، کالی مرچ،

نوشادر، سناکی، ریوند عصارہ، کالا نمک، سفید نمک، مغز بنولہ، اخروٹ، چلغوزہ، تخم گاجر، زعفران، کاج مالج، ہڑتال ورقیہ، ہلدی، اسطخو دوس۔

غدی غذائیں:- شہد، ٹنڈے، بکرے کا گوشت، مرغی کا گوشت، انڈہ، مونگ کی دال، ماش کی دال، تیز، کیلا، آم، کھجور، زیتون کا تیل، گندم، گنا، سرسوں کا تیل، گڑ، بھنڈی توری، پاک، سرسوں کا ساگ، شہتوت، دیسی گھی، اورک، ہلدی۔

## اصول علاج

ایک صحت مند آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تحریک ہر چار گھنٹے بعد تبدیل ہوتی رہے۔ یوں باری باری ہر عضو تحریک میں اتار رہے اور دوران خون تینوں اعضاء میں جاری رہے۔ علاج کا اصول یہ ہے کہ جس عضو میں تحریک ہے، اس تحریک کو اگلے عضو میں منتقل کر دیا جائے۔ یعنی تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دی جائے۔ اعصابی تحریک کے امراض مثلاً شوگر، ہیضہ، جریان وغیرہ کا علاج عضلاتی دواؤں سے ہوگا مثلاً لونگ، جوتری، دار چینی، کچلہ وغیرہ۔ عضلاتی تحریک کے امراض مثلاً بواسیر، ٹی بی، دل کا دورہ وغیرہ کا علاج غدی دواؤں سے ہوگا مثلاً اجوائن، گندھک، سنڈھ، نوشادر وغیرہ۔ غدی تحریک کے امراض مثلاً یرقان، تھوٹر، مروڑ وغیرہ کا علاج اعصابی دواؤں سے ہوگا۔ مثلاً ملٹھی، سوئف، زیرہ سفید وغیرہ۔

## تین اہم مرکبات

1- غدی سوزش:- گندھک آملہ سار اعصاب دماغ 3 تولہ، ملٹھی 3 تولہ، سوہاگہ 2 تولہ ملا کر باریک کر لیں۔ تیار عضلات دل ہے۔ مقدار غدد جگر خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام، ہمراہ پانی۔ تمام غدی امراض کا علاج ہے۔

2- اعصابی سوزش:- گندھک 3 تولہ، ہلیلہ زرد 3 تولہ، آملہ 2 تولہ۔ باریک کر لیں۔

مقدار خوراک : ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام۔ تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

3- عضلاتی سوزش :- گندھک ۳ تولے، اجوائن ۳ تولے، نمک سفید ۲ تولے۔ باریک کر لیں۔ مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام۔ تمام عضلاتی امراض کا علاج ہے۔

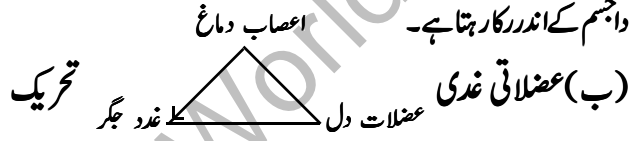
تیسرا باب  
دریا  
اعصاب دماغ  
عضلات دل  
پچھلے باب میں آپ نے  
تین تحریکیں، تین  
قسم کی نبض، تین قسم کے  
امراض اور تین ہی قسم کے علاج پڑھے ہیں۔ یہ سب تحریکات، نبض، امراض اور علاج مفرد تھے اب  
اس باب میں ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں بیان کی جائیں گی۔ اس طرح یہ چھ تحریکات، چھ  
نبضیں، چھ قسم کے امراض اور چھ قسم کے علاج بن جائیں گے۔ اور اب یہ مرکب تحریکات، مرکب  
نبض، مرکب امراض اور مرکب علاج کہلائیں گے۔

## تحریکات ستہ

تحریکات ستہ سے مراد چھ تحریکیں ہیں۔ ہر عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتا  
ہے اور بعد میں اپنے سے اگلے عضو کو اعصاب دماغ فراہم کر دیتا ہے۔ یہ لینا اور دینا فٹ بال  
پھینکنے کی طرح ایک  
عضلات دل  
میں چلتے ہوئے پانی کی  
طرح یہ عمل  
بارگی نہیں ہوتا بلکہ پائپ  
آہستہ آہستہ مکمل ہوتا ہے  
جتنی دیر تک کوئی عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون کھینچ رہا ہوتا ہے تو یہ اس کی کیمیادی تحریک کہلاتی  
ہے اور جب تک اگلے عضو کو خون فراہم کرتا رہتا ہے یہ اس کی مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ ذیل میں ہر  
عضو کی ان دو تحریکوں کو نقشے کی مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔

1- عضلاتی تحریک  
اعصاب دماغ  
عضلاتی عضلات دل  
(۱)

اس تحریک میں عضلات اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتے ہیں۔ ابھی تک عضلات نے غد کا خون فراہم کرنے کا عمل شروع نہیں کیا۔ یہ عضلات کی کیمیادی تحریک ہے۔ اس تحریک میں سو دا جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔



اس تحریک میں عضلات اپنے سے اعصاب دماغ اگلے عضو کو خون فراہم کر رہے ہیں۔ اس تحریک میں عضلات کا بہت زیادہ زور صرف ہوتا ہے، اسی لیے یہ تحریک عضلات دل کشینی تحریک غدد جگر کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں سودا، جسم سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

## 2- غدی تحریک

(1) غدی عضلاتی تحریک

اس تحریک میں غد اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی تک غد نے اعصاب کو

خون دینا شروع نہیں کیا۔ یہ غدود کی کیمیاوی تحریک ہے۔ اس تحریک میں صفرا، جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

(ب) غدی اعصابی تحریک

اس تحریک میں غدود اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں غدود کا بہت زیادہ زور لگتا ہے اسی لیے یہ تحریک مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں صفرا، جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

### 3۔ اعصابی تحریک

(ا) اعصابی غدی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی تک اعصاب نے عضلات کو خون دینا شروع نہیں کیا۔ یہ اعصاب کی کیمیاوی تحریک ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

(ب) اعصابی عضلاتی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں اعصاب کو بہت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اسی لیے یہ تحریک مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

نوٹ:- یاد رکھیں کہ نقشے میں دکھائی گئی خون کی گردش گھڑی کی گردش کے مطابق (Clock Wise) ہو کرتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا چھ نقشوں میں سے ہر عضو کی کیمیاوی تحریک والے نقشے میں تیر کا نشان گھڑی کی گردش کے خلاف (Anti Clock Wise) دکھایا گیا ہے۔ اس نشان کو خون کی گردش کا نشان مت سمجھیں بلکہ کیمیاوی تحریک کا نشان سمجھیں۔ ہر کیمیاوی تحریک کا نشان الٹا (Anti Clock Wise) اور ہر مشینی تحریک کا نشان سیدھا (Clock Wise) ہوتا ہے۔ جبکہ خون کی گردش ہر حال میں سیدھی (Clock Wise) جاری رہتی ہے۔

## مرکب نبض

تحریکات کی چھ اقسام کے موافق اعصابی، عضلاتی اور غدی نبض میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ گویا چھ تحریکات کیلئے چھ ہی نبضیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اس طرح ہے۔

### (1)۔ اعصابی نبض

(ا) اعصابی غدی نبض:- یہ نبض بہت گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض دو انگلیوں کے نیچے ہوتی ہے۔ اس کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہے اور رفتار نہایت سست ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے تلاش کی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات نبض والی شریان میں بل ہوتے ہیں اور ڈھیلی رسی کی طرح ادھر ادھر حرکت کرتی ہے۔

(ب) اعصابی عضلاتی نبض:- یہ نبض عضلات کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پہلی نبض کی نسبت کم گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض ایک انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔ پہلی نبض کی نسبت چوڑائی میں کم ہوتی ہے۔ اس کی رفتار بھی سست ہوتی ہے۔

### (2)۔ عضلاتی نبض

(ا) عضلاتی اعصابی نبض:- یہ نبض گہری نہیں ہوتی۔ بلکہ ہاتھ رکھتے ہی اوپر اوپر محسوس ہونے لگتی ہے۔ ایک سے تین انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔ اسکی چوڑائی کم ہوتی ہے۔ مگر رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔

(ب) عضلاتی غدی نبض:- یہ نبض نہایت اوپر ہوتی ہے اسکی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی

ہے اس کی چوڑائی تمام نبضوں سے کم ہوتی ہے یعنی یہ نبض باریک ترین ہوتی ہے۔ اور اسکی رفتار تمام نبضوں سے تیز ہوا کرتی ہے۔

### (3)۔ غدی نبض

(ا) غدی عضلاتی نبض :- یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے معتدل یعنی درمیانی ہوا کرتی ہے۔ اس کی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی ہے۔ اس کی چوڑائی اور رفتار دونوں معتدل ہوتی ہیں۔

(ب) غدی اعصابی نبض :- یہ نبض ہر لحاظ سے معتدل ہوا کرتی ہے۔ یعنی گہرائی بھی درمیانی، لمبائی بھی درمیانی (دو سے تین انگلی تک)، چوڑائی بھی درمیانی اور رفتار بھی درمیانی ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک معتدل المزاج اور صحت مند آدمی کی نبض غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔ اس نبض والے مریض کو شاید ہی کوئی بیماری ہوا کرے۔

## چھ قسم کے امراض

### (1)۔ اعصابی امراض

(ا) اعصابی غدی امراض :- موٹاپا، جوڑوں کا درد، بلڈ شوگر، سردرد، بلغمی، گردن توڑ بخار، خسره، بندش حیض۔

(ب) اعصابی عضلاتی امراض :- رال ٹیکنا، الٹی، دست، ہیضہ، آنکھوں سے پانی آنا، پسینے کی کثرت، جریان، سیلان الرحم (یعنی لیکوریا)، زکام، تمام رطوبتی امراض، چھینکیں، نامردی، جلد کے امراض، چچک، برص، سرسام، نیند کا غلبہ، پست فشار خون (لو بلڈ پریشر)، ملیریا، موتیا سفید، بایاں فالج، دایاں لقوہ، ناپینا پن، ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، دل کا بڑھ جانا (پھول جانا)، پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانا (پلیورسی)، صرع دماغی، شوگر، آتشک۔

### (2)۔ عضلاتی امراض

(ا) عضلاتی اعصابی امراض:- سردرد سوداوی، کالا یرقان، بواسیر بادی، نمونیا، گردوں کی پتھری، خشکی، کالی کھانسی، پولیو، اختناق الرحم، مایٹو لیا، صرع معدی، قبض اور گیس۔

(ب) عضلاتی غدی امراض:- اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، تپ دق، کینسر، بواسیر خونی، نکسیر، کثرت حیض یعنی تمام خونی امراض، ورم اعور زائده (اپنڈکس)، صلابت جگر، عظیم جگر، صلابت رحم، دل کا سکڑ جانا، تشنج، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، نچلے دھڑ کا فالج، مسوڑوں کا ورم، ورم لوز تین (ٹانسلز)، پٹھوں کا کھچاؤ، ایڈز، کلنت۔

### (3)۔ غدی امراض

(ا) غدی عضلاتی امراض:- یرقان (پیلیا)، کھانا کھاتے ہی اجابت، تقطیر البول، استسقاء، پیٹ میں پانی پڑ جانا (تھو تھو یا اماس) (یعنی جسم کا سوچ جانا) سرعت انزال، منی کا پتلا پن (رقت منی) ہاتھ پاؤں جلنا، میعادی بخار (ٹائی فائڈ یا تپ محرقتہ)، آنتوں کا بخار اور تمام جلن دار امراض، ذات الجنب، جنون، سوزاک۔

(ب) غدی اعصابی امراض:- دایاں فالج، بایاں لقوہ، کاخج نکلتا، ابکانیاں، مروڑ یا پچیش، عسر طمث۔

### چند اہم باتیں

- (1) تشخیص امراض کی خاطر انسانی جسم کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔
- (ا) آدھا دایاں سر اور دایاں بازو اعصابی عضلاتی حصہ ہے۔ یعنی اعصابی عضلاتی تحریک اس حصے کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔
- (ب) آدھا دایاں دھڑ (ٹانگ سے اوپر اوپر) عضلاتی اعصابی حصہ ہے۔
- (ج) دائیں ٹانگ عضلاتی غدی حصہ ہے۔
- (د) آدھا بائیں سر اور بائیں بازو غدی عضلاتی علاقہ ہے۔

(ھ) آدھا بائیاں دھڑندی اعصابی علاقہ ہے۔

(و) بائیں ٹانگ اعصابی خدی حصہ ہے۔

(2) نفسیاتی طور پر اعصابی عضلاتی تحریک والے مریض میں خوف، عضلاتی اعصابی تحریک میں لذت، عضلاتی خدی تحریک میں مسرت، خدی عضلاتی تحریک میں غصہ، خدی اعصابی تحریک میں غم اور اعصابی خدی تحریک والے مریض میں ندامت پائی جاتی ہے۔

## چھ قسم کی دوائیں

### (1) - اعصابی دوائیں

(ا) اعصابی خدی دوائیں :- سونف، سفید زیرہ، سیاہ زیرہ، ریوند خطائی، ملٹھی، ریوند چینی، سہاگہ، آک کا دودھ (شیر مدار) سقمونیا، بادام، چھلکا اسپغول، موصلی سفید، ثعلب مصری، شیشم کے پتے، ستاور، تالمکھانہ۔

(ب) اعصابی عضلاتی دوائیں :- دھنیا، الاچی خوار، الاچی کلاں، لوبان، اسگندھ ناگوری، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤزبان، سوڑیاں، روغن ارغڈ (کیسٹر آئل)، چینی، گلوکوز، عرق گلاب، کاپی مصری، سفیدہ، چار مغز، خشخاش، بیٹھ تیلیا، چاندی، قلعی۔

### (2) - عضلاتی دوائیں

(ا) عضلاتی اعصابی دوائیں :- فولاد، ہیرا کسب، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آملہ، بلیلہ، بھٹکڑی، افیون، طباشیر، تقریباً تمام کشتہ جات، سکھیا، کرنجوا، تخم بانگلو، بہمن سرخ، بہمن سفید، ناریل، تخم ریحان، چرائینہ، دھتورا، نیم، دھریک، حرمل، کیکر (اس کے تمام اجزا)، بھکھڑا، مازو، ہڑتال گنودتی، منقہ، نیلا تھوٹھا، موچرس، بنفشہ، عناب۔

(ب) عضلاتی خدی دوائیں :- لوگ، دارچینی، جانقل، جوڑی، مصر، تمہ، شنگرف مرکی، ہینگ، کلونچی، تج بل، عود صلیب، جدوار خطائی، اٹ سٹ (بسکھرا)، باتھو، چاکسو، کچلہ،

### (3)۔ غدی دوائیں

(ا) غدی عضلاتی دوائیں:۔ سوئے، اجوائن، رائی، تیزپات، گندھک آملہ سار، باپچی، جمال گوٹہ، پارہ، زعفران۔

(ب) غدی اعصابی دوائیں:۔ شہد، کالی مرچ، مگھاں (فلفل دراز)، نوشادر، سناسکی، ریوند عصارہ، کالا نمک، سفید نمک، اخروٹ، چلغوزہ، مکوہ، رسونت، مغز بنولہ، کچور، تخم گاجر، کانچ مانچ (کلو)، ہڑتال ورقیہ، ہلدی۔

### اصول علاج

چھ تحریکوں میں سے ہر تحریک والے مریض کا علاج اس سے اگلی تحریک پیدا کر دینے سے کیا جاتا ہے۔ یعنی اعصابی عضلاتی تحریک کا علاج عضلاتی اعصابی تحریک سے، عضلاتی اعصابی کا علاج عضلاتی غدی سے، عضلاتی غدی کا علاج غدی اعصابی سے، غدی اعصابی کا علاج اعصابی غدی سے اور اعصابی غدی کا علاج اعصابی عضلاتی تحریک سے کیا جاتا ہے۔

بعض اوقات صورتِ حال کے مطابق اگلی تحریک کی بجائے اس سے بھی اگلی تحریک پیدا کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً ٹی بی کا علاج اعصابی غدی دواؤں سے، زکام کا علاج غدی دواؤں سے اور پیلیا کا علاج عضلاتی اعصابی دواؤں سے۔ سب سے پہلے نقصان دہ غذاؤں کا سدباب کرنا چاہیے اور فائدہ مند غذائیں تجویز کرنی چاہئیں۔ چند دنوں میں اعتدال پیدا ہو جائے گا۔ اب معمولی سی دوا کھلانے سے بھی تحریک بدل جائے گی۔

### طبی فارما کوپیا

## اعصابی غدی دوائیں

محرک:- ملٹھی ۷ تولہ، سہا کہ ۷ تولہ، آک کا دودھ نصف تولہ

ملین:- مذکورہ دوا میں ہم وزن ریوند خطائی ملا دیں۔

مسہل:- مذکورہ دوا میں ایک تولہ سقمونیا ملا دیں۔

اکسیر:- حجر الیہود، کہربا، نوشادر، الاچی خورد ہر ایک چھ ماشہ قند سفید دو تولہ، تھوڑی تھوڑی قند سفید ڈال کر کم از کم ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔ سردیوں میں شہد میں ملا کر چٹائیں، گرمیوں میں شربت کے ہمراہ دیں۔

تریاق:- ہلدی ۱۵ تولہ، شیر مدار ۱ تولہ، ملا کر ایک گھنٹہ کھل کریں۔ حب نخودی (پنے کے برابر گولیاں) بنا لیں۔ ہمراہ پانی کھلائیں۔

اعصابی غدی حلوہ مقوی:- میدہ گندم، خم کدو مقشر، خم تربوز مقشر، گوند کیکر ہر ایک دو چھٹانک، گھی خالص گائے ۴ چھٹانک، دودھ خالص گائے دو سیر۔ اول میدہ گندم کو گھی میں آہستہ آہستہ ہلکی آگ پر بھونیں جب وہ سرخ ہو جائے تو اس کو رکھ دیں پھر خم کدو مقشر اور خم تربوز مقشر کو بارک کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال کر کوٹیں اور سب کو یکجا کر لیں اور پھر بھونے ہوئے میدے میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں جب دودھ خشک ہو جائے تو لکڑی کی آگ نکال کر صرف کونلوں کی آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ ہلائیں اور یہاں تک پکائیں کہ اس کا پانی بالکل اڑ جائے اور اس میں لیس پیدا ہو جائے۔ تیار ہے۔ البتہ اس امر کا خیال رہے کہ گھی اس میں کافی نظر آتا ہو۔ اگر کم معلوم ہو تو مزید چھٹانک دو چھٹانک گھی گرم کر کے ڈال دیں۔ یہ یاد رہے کہ جس قدر دودھ کا پانی خشک ہوگا اور گھی زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ دیر تک رکھا جاسکتا ہے۔ مقدار خوراک ایک چھٹانک صبح اور شام۔

جوشاندہ:- ملٹھی ۶ ماشے، ابریشم خام مقرض ۶ ماشے، گاؤ زبان ۴ ماشے، عطی ۴ ماشے، گل سرخ ۵ ماشے، برگ بانسہ تولہ۔

روغن:- شیر مدار ۵ تولہ، کافور ۵ تولہ، روغن تارپین ۲ تولہ، روغن کنجد پاؤ۔ پہلے روغن کنجد اور شیر مدار

کو آگ پر گرم کریں جب شیر مدار حل جائے تو اتار کر رکھ لیں۔ روغن تارپین میں کافور ڈال دیں۔  
تھوڑی دیر میں حل ہو جائے گا۔ پھر اس روغن کو روغن کنجد میں ملا دیں۔ تیار ہے۔ داد، جمیل، خارش  
اور بوا سیر کیلئے مقامی طور پر لگائیں۔

قطور:- کافور ۳ ماشے، سہاگہ ۲ تولے، عرق بادیاں ابوتل۔ سب دواؤں کو خوب کھل کریں پھر  
عرق شامل کر کے چھان کر رکھ لیں۔ تیار ہے۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

### اعصابی عضلاتی دوائیں

محرک:- قلمی شورہ، تخم کاسنی، جو کھارہم وزن۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں۔

ملین:- محرک میں گل سرخ ۱۰ تولہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ۔

مسہل:- ملین میں کالا دانہ بیس تولے شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

اکسیر:- کشتہ قلعی، طباشیر، الاچھی کلاں تینوں ایک ایک تولہ، ورق نقرہ تین ماشہ۔ تینوں دواؤں کو  
کھل میں ڈال کر ایک ایک ورق ڈالتے جائیں اور کھل کرتے جائیں یہاں تک کہ تمام ورق ختم  
ہو جائیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔ ضرورت کے مطابق پانی، کھن یا گلگند کے  
ساتھ دیں۔

تریاق:- اینون ایک ماشہ، لوبان کوڑیا ایک تولہ قند سفید ایک تولہ سفوف تیار کر لیں۔ مقدار خوراک  
نصف رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کرائیں۔

اعصابی عضلاتی خمیرہ مقوی:- گاؤ زبان، ابریشم، کشیز ہر ایک دس تولہ برادہ صندل سفید ۵ تولہ،  
الاچھی خورد ایک تولہ، عرق گلاب دو سیر۔ آب انار شیریں نصف سیر، قند سفید دو سیر۔ اول  
گاؤ زبان، ابریشم، کشیز، صندل کو عرق گلاب میں بھگو کر ایک رات رکھیں۔ صبح آگ پر رکھیں۔ جب  
ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اس کو چھان لیں۔ پھر اس میں آب انار شیریں ملا کر اور قند سفید  
ڈال کر آگ پر رکھ کر خمیرے کا قوام بنا لیں۔ پھر اس کو قدر گھوٹیں کہ سفید ہو جائے۔ مقدار خوراک  
۵ ماشے سے ۹ ماشے تک۔ تمام خمیرے اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں۔

جوشانندہ:- بہیدانہ ۳ ماشے، تخم خبازی ۶ ماشے، تخم کاسنی ۶ ماشے، تخم خیارین ۶ ماشے، چینی حسب ضرورت۔

روغن:- بیٹھا جلیہ ایک تولہ، کافور ۲ تولے، روغن تارپین ۴ تولے، کیسٹر آئل ایک پاؤ۔ بیٹھا جلیہ کو باریک کر لیں پھر کیسٹر آئل میں جلا کر چھان لیں۔ روغن تارپین میں کافور حل کر کے چلے ہوئے تیل میں ملا لیں۔

قطور:- ایون ۴ ماشے، قلمی شورہ اتولہ، عرق گلاب ابوتل۔ ایون اور قلمی شورہ کو باریک کر کے عرق میں حل کریں۔ جب اچھی طرح حل ہو جائیں تو تنھا لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔ عضلاتی اعصابی دوائیں

محرک:- کرنجہ، آملہ، بھنگوی بریاں ہر ایک پانچ تولہ۔ سفوف ہٹالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں۔

ملین:- محرک میں ہلیلہ سیاہ بریاں ۱۵ تولہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

مسہل:- ملین میں چلا پاؤ ۲۰ تولہ ملا لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

اکسیر:- سم الفار ایک ماشہ، کشتہ چاندی دو تولہ دونوں کو ملا کر کم از کم دو گھنٹے کھل کریں۔ مقدار خوراک ایک چاول سے ایک رتی تک۔

تریاق:- سرمہ ایک تولہ، ریٹھے کا چھلکا نو تولے، اول ریٹھے کے چھلکے کا سفوف کریں پھر سرمہ سیاہ کھل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا سفوف ڈالتے جائیں اور کھل کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ تمام سفوف ختم ہو جائے۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ یا نیم گرم۔

عضلاتی اعصابی اطریفل مقوی:- پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ سیاہ، آملہ، بسفنج، اسطوخودوس، کشش، مویز مقہ ہر ایک دو تولہ، کشتہ فولاد ایک تولہ۔ تمام ادویہ کا سفوف بنا لیں۔ پھر روغن بادام دس تولہ میں چرب کر کے ایک سیر چینی کا قوام تیار کر کے اس میں شامل کر لیں۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح و شام پانی یا مناسب بقدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جوشانداہ:۔ گل ہنفشہ ۶ ماشے، عناب ۶ دانے خوب کلاں ۶ ماشے، منقہ ۹ دانہ، چینی حسب ضرورت۔  
روغن:۔ روغن کنجد ۷ تولے، روغن صندل اتولہ۔ دونوں کو ملا لیں۔

قطور:۔ پھلکڑی ۶ ماشے، انیون ۴ ماشے، چھلکا ہرڑ زردا تولہ، عرق گلاب ایک بوتل۔ سب دوائیں  
باریک کر کے عرق گلاب میں حل کر لیں۔ پھر موٹے کپڑے سے چھان لیں۔ ایک ایک قطرہ  
آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔ آنکھ کا درد، موتیا، نظر کی کمزوری، پانی بہنا، سرخی، سوزش، جلن، روشنی  
کا برداشت نہ ہونا وغیرہ کیلئے بے حد مفید ہے۔ کان کے درد کا بہترین علاج ہے۔ بیرونی زخموں پر  
بھی لگا سکتے ہیں۔

### عضلاتی غدی دوائیں

محرک:۔ لونگ ایک تولہ، جو تری ۲ تولہ، دارچینی ۳ تولہ کو سفوف بنا لیں خوراک ۴ رتی سے  
ایک ماشہ تک۔

ملین:۔ محرک میں مصر چھ تولہ شامل کر لیں خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

مسہل:۔ ملین میں حنظل ۴ تولے شامل کر دیں۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

اکسیر:۔ شگرف روی ایک تولہ، مرکی تین تولہ دونوں کو مسلسل ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدار خوراک  
ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔

تریاق:۔ اجوائین دیسی حسب ضرورت لے کر بغیر پیسے ایک چینی کے برتن میں ڈال لیں۔ پھر اس  
میں تیزاب گندھک اتنا ڈالیں کہ اجوائین بہ شکل تر ہو سکے۔ پھر اس کو محفوظ مقام پر پندرہ بیس یوم  
تک رکھ دیں۔ جب اس کا دانہ نرم ہو گیا ہو تو بہتر اگر دانہ سخت ہو تو کچھ روز اور رہنے دیں۔ پھر  
کھل میں ڈال کر یا اسی برتن میں آدھا گھنٹہ کھل کر لیں۔ تیار ہے۔ گولیاں بنا لیں یا اسی طرح  
استعمال کرائیں۔ خوراک دورتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

عضلاتی غدی معجون مقوی:۔ کچلہ ایک تولہ، جائل، جو تری، لونگ، دارچینی، خولجاں، بالچھڑ،

افسختین ہر چیز ایک تولہ۔ تمام ادویات کو سفوف کر کے، تین پاؤ شہد کا قوام تیار کر کے اس میں ملا کر  
مجموع تیار کر لیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

جوشاندہ:۔ زوفا ۶ ماشے، پرسیاوشاں ۶ ماشے، انجیر ۲ عدد، سیوس گندم ۶ ماشے۔

روغن:۔ مال گنگنی ۵ تولہ، کچلہ اتولہ، لوگ اتولہ، روغن کنجد ایک پاؤ۔ سب دواؤں کو روغن کنجد میں  
جلا کر چھان لیں۔

قطور:۔ نیلا تھوتھا ۸ رتی، دار چینا ۲ رتی، عرق گلاب ایک بوتل۔ نیلا تھوتھا اور دار چینا کو نہایت  
باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں۔ تیار ہے۔ ایک ایک قطرہ آنکھ یا کان میں صبح، دوپہر، شام  
ڈالیں۔ آشوب چشم، نزول الماء، پانی بہنا، نظر کی کمزوری، جالہ، ککرے، پھولہ کا بہترین علاج  
ہے۔ کان درد، کان بہنا، کان کی سوزش، بہرا پن اور بیرونی زخموں کیلئے بہترین دوا ہے۔

### غدی عضلاتی دوائیں

محرک:۔ اجوائن دیسی، تیز پات، رائی۔ ہر ایک چار تولہ۔ سفوف کر کے ملا لیں۔ خوراک ایک ماشہ  
سے چھ ماشہ تک۔

ملین:۔ محرک میں ۱۲ تولہ لگندھک ملا لیں۔ خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مسہل:۔ ملین میں ایک تولہ جمال گوٹہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک۔

اکسیر:۔ پارہ ایک تولہ، گندھک سات تولہ۔ دونوں کو کم از کم ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدار خوراک  
ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔ اس اکسیر کو کچلی بھی کہتے ہیں۔

تریاق:۔ مرچ سرخ ایک چھٹانک، رائی دو چھٹانک باریک پیس کر گولیاں بقدر خود بنا لیں مقدار  
خوراک ایک گولی سے چار گولیوں تک ہمراہ آب نیم گرم استعمال کرائیں۔

غدی عضلاتی جوارش مقوی:۔ مرہ آملہ خشک دس تولہ، زنجبیل، پودینہ، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ،  
مصلگی، فلفل دراز، عتر قرھا، بادیاں، زیرہ سیاہ ہر ایک اڑھائی تولہ، زعفران ۹ ماشے۔ مرہ آملہ کو

باریک کوٹ کر حلوہ بنا لیں پھر تمام ادویات کا سفوف بنا کر اس میں ملا لیں، تمام دواؤں کے وزن سے دوگنی چینی (قند سفید) اور ادویات کے وزن کے برابر خالص شہد لے کر قوام تیار کر کے ادویات کو اس میں ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ۔

جو شانہ:۔ اجوائن ۳ ماشے، تیز پاٹ ۶ ماشے، رائی ۶ ماشے، چینی حسب ضرورت۔

روغن:۔ ست اجوائن اتولہ، ست پودینہ ۶ ماشے، روغن تارپین ۴ تولہ، روغن تارا میرا ایک پاؤ۔ پہلے ست اجوائن اور ست پودینہ دونوں کو ایک صاف شیشی میں ملا لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس میں روغن تارپین ملا لیں تاکہ تمام ست اچھی طرح حل ہو جائیں۔ اس کے بعد اس میں روغن تارا میرا ملا لیں۔ کحل:۔ ما میرا چینی اتولہ، مغز تخم نیم ۲ تولہ۔ مسلسل دو گھنٹہ تک کھل کریں۔ تیار ہے۔

### غدی اعصابی دوائیں

محرک:۔ زنجبیل ۵ تولہ، نوشادر ۲ تولہ، کالی مرچ اتولہ کو ملا لیں۔ خوراک ۲ رتی سے دو ماشہ تک دیں۔

ملین:۔ محرک میں ۸ تولہ سناکی ملا لیں۔ خوراک ۳ رتی سے ۳ ماشہ تک دیں۔

مسہل:۔ ملین میں ریوند عصارہ ۵ تولہ شامل کر لیں خوراک ایک رتی سے دو ماشہ تک۔

اکسیر:۔ ہڑتال ورقیہ ایک تولہ، زنجبیل ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ۔ تین گھنٹے کھل کریں۔ خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔

تریاق:۔ شیر مدار ۲ تولہ، سہاگہ ۷ تولہ، زنجبیل ۵ تولہ، پہلا مول ۳ تولہ۔ شیر مدار کے علاوہ باقی تمام دواؤں کو باریک پیس لیں۔ پھر شیر مدار میں ملا کر خوب کھل کریں۔ تیار ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی تا ۳ رتی۔

غدی اعصابی لبوب مقوی:۔ مغز چلغوزہ، پستہ، مغز اخروٹ، فندق، کنجد مقشر، مغز تخم خر بوزہ، مغز تخم خیابن، مغز تخم پنبہ دانہ، ثعلب مصری، بادام شیریں، تخم گزر، تخم پیاز، ہر ایک دو تولہ۔ تمام ادویات کا سفوف کر کے تین گنا شہد کا قوام بنا کر لبوب تیار کر لیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام

ہمراہ دودھ نیم گرم دیں۔

جوشندانہ:۔ آٹھ توں ۶ ماشے، انیسوں ۶ ماشے، بادیاں ۶ ماشے، زنجبیل ۶ ماشے۔

روغن:۔ مشک کافور ۲ تولہ، ست پودینہ ۲ تولہ، روغن بیدانجیر پاؤ، روغن تارپین ۴ تولہ پہلے کافور اور ست پودینہ کورون تارپین میں حل کر لیں پھر روغن بیدانجیر ملا دیں۔ تیار ہے۔

قطور:۔ نوشادر ٹھیکری ۶ ماشے، ہلدی ۱ تولہ، ست پودینہ نصف ماشہ، عرق بادیاں ابوتل۔ تمام دواؤں کو تھوڑا تھوڑا عرق ڈال کر کھل کریں۔ اسکے بعد چھان کر رکھ لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔

## کس مریض کو کس طاقت کی دوا دینا ہوتی ہے

عام حالات میں محرک دوا پر اکتفا کرنا چاہیے اور محرک ادویہ کو معمولی ادویہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ملین دینا چاہیے۔ اگر رکے ہوئے مواد کا اخراج مقصود ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ اگر مرض پرانا اور مزمن ہو تو اکسیر دینا چاہیے۔ اکسیر کی خاصیت یہ ہے کہ فوراً جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور برقی رو کی طرح جسم کے اندر دور دراز تک چلا جاتا ہے اور اس کا اثر جسم میں طویل مدت تک قائم رہتا ہے۔ تریاق کا استعمال اس وقت کرنا چاہیے جب مرتے ہوئے مریض کی جان بچانا مقصود ہو۔ جب مریض کی جان بچ جائے تو حسب ضرورت محرک یا اکسیر وغیرہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ مقوی ادویہ اس وقت دی جاتی ہیں جب مریض مکمل طور پر شفا یاب ہو جائے تاکہ شفا کے بعد کمزوری دور ہو جائے اور مرض دوبارہ عود نہ کر سکے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق مقدار دینی چاہیے۔

صَلَّى اللّٰهُ الْبَارِئِ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ هَادِيْنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

وَ أَصْحَابِهِ وَ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ

☆.....☆.....☆

## چوتھا باب سمندر

امراض کی ایک اور لحاظ سے تقسیم:- مرض کی دو اقسام ہیں۔

(i) - مقامی : مثلاً چوٹ لگ جانا، ہڈی کا پھول جانا یا ٹوٹ جانا، زہریلی چیز کھانے سے معدے

کا چھلنی ہونا، ایسے امراض کا علاج مقامی طور پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً پٹی باندھنا، مالش کرنا وغیرہ۔

(ii) - خلطی : جس کا تعلق اخلاط کی کمی بیشی (عدم اعتدال) سے ہے۔ ایسے امراض کا علاج

مناسب مزاج کی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ دوائیں مریض کو کھانی پڑتی ہیں۔

قرابادینی دواؤں کے مزاج:- مختلف کمپنیوں کی بازار میں دستیاب ادویہ کے بارے میں

ایک اہم بات یہ ہے کہ تقریباً تمام خمیرے اعصابی ہوتے ہیں مثلاً خمیرہ خشخاش، خمیرہ گاؤ زبان،

خمیرہ ابریشم، خمیرہ بادام وغیرہ۔

تقریباً تمام اطریفل اور مجون عضلاتی ہوتے ہیں۔ مثلاً اطریفل اسطوخودوس، اطریفل

زمانی، اطریفل کشیز، مجون جالینوس، مجون عشبہ، مجون برشعشا وغیرہ۔ مگر صرف مجون فلاسفہ میں

عضلاتی اور غدی ادویہ ملی جلی شامل ہیں اور اس کا مجموعی مزاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی کے

درمیان ٹھہرتا ہے اور یہ بڑا ہی زبردست مزاج ہے۔

تقریباً تمام جوارش غدی ہوتے ہیں۔ مثلاً جوارش جالینوس، جوارش زرعوئی، جوارش

کمونٹی مگر جوارش شامی اعصابی دوا ہے اور جوارش الملی عضلاتی دوا ہے۔

راز کی باتیں:- تقریباً ہر میٹھی اور سفید چیز اعصابی ہوتی ہے، تقریباً ہر کٹھی اور کڑوی چیز عضلاتی

ہے۔ تقریباً ہر نمکین چیز غدی ہے۔ مگر یہ قواعد کلیہ نہیں جیسا کہ ہر جگہ ”تقریباً“ کے لفظ اور استثناء کی

وضاحت سے ظاہر ہے۔

غذا کی نسبت دوا تیزی سے عمل کرتی ہے اور عام دوا کی نسبت کشتہ تیزی سے عمل کرتا

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا کی نسبت تھوڑی سی دوا جلد اثر دکھاتی ہے اور عام دوا کی نسبت تھوڑا سا کشتہ

جلد اثر دکھاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ تحریک ہی مرض کا سبب بنے بلکہ تسکین اور تحلیل بھی مرض کا سبب بن سکتی ہیں۔ مثلاً رحم کی صلابت اور پتے کی پتھری غد میں انتہا درجہ کی تسکین کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح فاج تحلیل کے باعث ہوا کرتا ہے۔

تحریک کی جگہ پر سردی اور سکیڑ ہوتی ہے، تسکین کی جگہ پر رطوبت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھول جاتی ہے، تحلیل کی جگہ پر حرارت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھیل جاتی ہے۔

تحریک اگر پرانی ہو جائے تو تحریک کے مقام پر سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر تسکین پرانی ہو جائے تو وہاں تخدیر ہو جاتی ہے اور اگر تحلیل پرانی ہو جائے تو وہاں استرخا ہو جاتا ہے۔

یہ راز بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ مرد کا غالب مزاج عضلاتی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی وجہ امتیاز ذکر ہے اور مرد کا ذکر عضلاتی عضو ہے۔ عورت کا غالب مزاج ندی ہوتا ہے اس لئے کہ رحم ایک ندی عضو ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: **مَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ** یعنی عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)۔ عورت کے پانی کے پیلا ہونے میں اس کے مزاجاً صفاوی ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اس کے پتلا ہونے میں گرم مزاج کی طرف اشارہ ہے۔ عضلات کا کام حرارت کو پیدا کرنا، غد کا کام حرارت کو روکنا اور اعصاب کا کام حرارت کو خارج کرنا ہے۔

بچے کا مزاج اعصابی ہوتا ہے اس لئے کہ بچہ ابھی تک ان عضلاتی یا ندی اعضاء کے بلوغ تک نہیں پہنچا ہوتا اسی لئے بچوں کو الٹی، دست زیادہ ہو جاتے ہیں اور بوڑھے پن میں **نَعْمِرُهُ نُنْجِسُهُ فِي الْخَلْقِ** (جسے ہم بوڑھا کر دیتے ہیں اسے واپس بچنے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ سورۃ یسین: ۶۸) کے تحت بچہ پن عود کرتا ہے۔ اسی لئے بچوں اور بوڑھوں کو ٹھنڈی دوائیں دیتے وقت احتیاط سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ بالغ حضرات کے اکثر امراض کا تعلق جنسیات سے ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کی جنسی خرابیوں اور خصوصاً عورتوں کے حیض کی خرابی کی وجہ سے عجیب و

غریب علامات سامنے آسکتی ہیں۔

متضاد امراض :- عام طور پر طلباء کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی تحریک چل رہی ہوتی ہے۔ اور کبھی دو تحریکوں کے امراض جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن عملی میدان میں تجربہ ہوا ہے کہ بعض اوقات متضاد امراض بھی باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی مریض کو بیک وقت پیلا ریکان اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ ریکان غدی مرض ہے اور ذیابیطس اعصابی مرض ہے۔ اسی طرح کسی مریض کو دل کا دورہ اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے امراض فی الحقیقت متضاد ہوتے ہیں یا نہیں، یہ ایک دقیق اور علمی بحث ہے۔ آپ اتنا سمجھ لیجئے کہ بعض اوقات کسی مرض کا علاج کرتے کرتے نسخہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے مرض تو ٹھیک نہیں ہوتا مگر تحریک بدل جاتی ہے اور اگلی تحریک کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے، انگریزی دواؤں میں یہ پرابلم نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انگریزی دواؤں میں مؤثر اجزاء کو چن کر دوا تیار کی جاتی ہے اور دوا کا بھوسہ پھینک دیا جاتا ہے جس سے دوا کا قدرتی پن ختم ہو جاتا ہے۔ طاقت بڑھ جاتی ہے مگر ضمنی اثرات تیز ہو جاتے ہیں۔

متضاد امراض کی صورت میں کبھی عام اصول سے ہٹ کر علاج کرنا پڑتا ہے مثلاً اگر ایک مرض اعصابی ہو اور دوسرا عضلاتی تو ایسی صورت میں لامحالہ غدی دوا ہی باقی رہ جاتی ہے جو مریض کو کھلائی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات کھائی جانے والی دوا کے ساتھ ساتھ ماش یا ککوری بھی کرنا پڑتی ہے۔ بعض اوقات طب یونانی کے قرابادینی نسخوں اور آیورویڈک ادویہ کو بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ طبیب کو ان تمام ضروریات پر دسترس ہونی چاہیے۔

## دوا کا عمل بالخاصہ اور عمل بالمزاج

بعض دوائیں اپنے مزاج کے مطابق عمل کرتی ہیں جبکہ بعض دوائیں اپنی خداداد خاصیت کے مطابق عمل کرتی ہیں خواہ ان کا مزاج کچھ بھی ہو۔

مثلاً تمام کشتہ جات اپنی خاصیت کے مطابق اپنی خصوصی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں، اسی طرح مغلظ دوائیں منی کو گاڑھا کرتی ہیں خواہ ان کا مزاج کچھ بھی ہو۔ عود صلیب اور جدوار خطائی دماغ

کے سدے کھولنے کی خاصیت رکھتی ہیں۔ مرجان دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ یا قوت دل کو طاقت دیتا ہے اور فولاد جگر کو طاقت دیتا ہے۔ حالانکہ مزاج ان سب کا عضلاتی ہے۔ متضاد امراض کی صورت میں وہ ادویہ زیادہ کامیاب رہتی ہیں جو عمل بالخاصہ کرتی ہوں۔ انگریزی دواؤں کا عمل ہمیشہ بالخاصہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ مزاج اور گرمی سردی کو نہیں جانتے بلکہ یہ لفظ بولنے سے ہی بعض ڈاکٹر چڑھتے ہیں

النَّاسُ أَغْدَاءٌ لِّمَا جَهِلُوا یعنی جو چیز لوگوں کی سمجھ سے باہر ہو اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

ایسی صورت حال میں طبیب کیلئے ضروری ہے کہ مفردات کے خواص سے باخبر ہو اور اپنی ضرورت کے مطابق نسخہ تیار کر سکے یا کسی مرتب شدہ نسخے میں مناسب تبدیلی کر سکے۔ سمندر کے طالب علم کے لیے مناسب ہے کہ ایلوپیتھی، ہومیو پیتھی اور یونانی طریقہ علاج سے بھی متعارف ہو۔ تین خلطوں یا چار خلطوں کے اختلاف سے پریشان نہ ہو۔ تحقیق کے میدان میں تعصب نہیں بلکہ مخلوق الہی کی خدمت پیش نظر رہنی چاہیے۔ ایلوپیتھی میں بلغم، سودا اور صفراء کی جگہ الکی، ایسڈ اور سالٹ کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ ہومیو پیتھی میں بالترتیب سفلس، سائیکوس اور سورا کی اصطلاحات رائج ہیں۔ ہومیو پیتھی والے ان تینوں کو اخلاط کی بجائے میازم (Miasm) کہتے ہیں۔ ان تین چیزوں کو نظریہ مفرد اعضاء کی زبان میں آتشکی مادہ، بوا سیری مادہ اور سوزا کی مادہ کہا جاتا ہے۔ اگر اس گروپنگ کی اچھی طرح سمجھ آ جائے تو ایک ماہر طبیب دوسرے طریقہ علاج سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

یہ کائنات محققین کیلئے ایک عظیم تجربہ گاہ ہے۔ اس میں نہ علم کی کمی ہے نہ حکماء کی، نہ امراض کی کمی ہے نہ مریضوں کی، نہ دواؤں کی کمی ہے نہ نسخہ جات اور طریقہ ہائے علاج کی، نہ دریافت شدہ دواؤں کی کمی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار کی، علاج بالغذا، علاج بالدواء، یونانی علاج، نظریہ مفرد اعضاء کے مطابق علاج، ہومیو علاج، ایلوپیتھی علاج، نفسیاتی علاج، آکوپنچر، موسیقی سے علاج (لِکِنْ لَا يَجُوزُ)، رنگوں اور روشنیوں سے علاج، ورزشوں سے علاج اور اسکے علاوہ اللہ ہی جانے اس کی وسیع کائنات میں کیا اسرار پوشیدہ ہیں۔ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔ ہماری کیا اوقات! اے اللہ ہمارے علم میں اضافہ فرما رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

## اہم کشتہ جات

بارہ سنگھا: نکلنے کے لئے کر کے خشک لکڑیوں پر جلا لیں پھر گھی گوار کے لعاب میں نکیہ بنا کر کوزہ میں سات کلو آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ نکیوں کو کھلی ہوا میں رکھیں۔ دو چار روز میں سفید ہو جائیں گی۔ مقدارِ خوراک دو تا چار چاول۔ کثرتِ حیض، رقتِ خون، دردِ پبلی، اسہالِ مزمن، نمونیا، نفثِ الدم، سیلانِ الرحم، تونج، بلغمی کھانسی، ریشہ، ضعفِ باہ، فالج کے لیے مفید ہے۔ اس کا مزاج غدی عضلاتی ہے۔

دوسرا طریقہ:۔ بارہ سنگھا کے نکلنے کے کر کے شیر مدار سے تر کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے ایک من اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ نصف رتی صبح، دوپہر، شام ہمراہ شہد یا مناسب بدرقہ کھلائیں۔ نمونیا، کھانسی، وجع المفاصل، تونج اور حرارت کی کمی کا موثر علاج ہے۔ ہڑتال گوندنی:۔ اسے جس بھی چیز کے نغدے میں رکھ کر تقریباً آٹھ دن کلو اپلوں کی آگ دیں یہ اسی چیز کا مزاج اپنے اوپر غالب کر لیتی ہے۔ مثلاً باہ کیلئے دھتورا، دردوں کیلئے گھی گوار، بخاروں کیلئے مہندی، بیکر اور نیم کے پتے، تپ دق کے لئے آک کا دودھ یا ارنڈ کے پتے وغیرہ وغیرہ۔ مقدارِ خوراک ۲ رتی صبح، دوپہر، شام۔

کچلہ:۔ تین دن تک پانی میں بھگو کے رکھیں۔ روزانہ ایک جوش دے دیا کریں۔ تین دن کے بعد چھیل کر چیریں اور پتا نکال دیں۔ دیسی گھی میں بریاں کر لیں مگر احتیاط رہے کہ کچلے مکمل جل نہ جائیں۔ آگ سے اتار کر چھلنی کے ذریعے گھی سے الگ کر لیں اور اخبار وغیرہ کے ذریعے گرم گرم کچلوں پر سے کھی خشک کر لیں اور جلدی جلدی گرائنڈر وغیرہ میں ڈال کر پس ڈالیں۔ ٹھنڈے ہو جائیں تو پینا مشکل ہوتا ہے۔ میدے کی چھلنی میں سے گزار لینا کافی ہے۔ کچلہ اعصاب کا بادشاہ ہے۔ مقدارِ خوراک ۴ تا ۱۲ رتی دن میں ایک یا دو بار ہمراہ مناسب بدرقہ۔

مرجان:۔ ایک چھٹانک شاخِ مرجان لے کر آدھا کلو گلاب کے پھول یا ایک پاؤ مکھن میں رکھ کر پندرہ کلو آگ دیں۔ دو سے چار چاول ہمراہ نمیرہ گاؤز بان، مکھن یا شہد کھلائیں۔ بلغمی کھانسی، نزلہ

زکام، ٹی بی اور دائمی کمزوری کا علاج ہے۔

**قلعی:**۔ ایک تولہ قلعی لے کر جو کے برابر کلڑے کر لیں۔ دس تولہ بھنگ یا دس تولہ مغز، بولہ میں نغدہ بنا کر دو اویلوں میں گڑھا کر کے ان کے درمیان رکھیں۔ دس کلو آگ دیں اور اگلے روز احتیاط سے نکال لیں۔ ایک تا دو رتی، ہمراہ مکھن۔ سوزاک، سرعت، رقت اور ذکاوت کا بہترین علاج ہے۔

**فولاد:**۔ ہیرا کسبیس اور بیٹھا سوڈا، ہم وزن لیکرا لگ الگ برتنوں میں بھگو دیں۔ پھر کسی تیسرے برتن میں ان دونوں کا محلول یکجا ڈال دیں۔ یاد رکھیں کہ یہ تیسرا برتن خوب بڑا ہونا چاہیے۔ یہ دونوں دوائیں کیمیائی عمل کی وجہ سے کھولنا اور ابلنا شروع کر دیں گی۔ تھوڑی دیر بعد دوا سکون میں آ جائے گی۔ اس کا پانی نتھار لیں۔ نیچے فولاد رہ جائے گا۔ اس فولاد کو دھوپ میں خشک کر لیں اور اگر جلدی مقصود ہو تو آگ پر خشک کر لیں۔ بہترین کشتہ فولاد تیار ہے۔ دراصل فیرس سلفیٹ ( $FeSO_4$ ) اور سوڈیم بائی کاربونیٹ ( $NaHCO_3$ ) کے باہمی کیمیائی عمل کے بعد گندھک کا تیزاب اور بیٹھا سوڈا ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں اور باقی خالص فیرس یعنی فولاد رہ جاتا ہے۔ ضعف جگر، ضعف باہ، جریان اور خون کی کمی کے لئے مفید ہے۔ جوڑوں کے درد، کالے ریقان اور بخار کے مریضوں کو نقصان دیتا ہے۔ مقدارِ خوراک ایک رتی صبح نہار منہ دہی پر ڈال کر کھلائیں۔ اسے دوسری دواؤں میں بھی ملا کر دیا جاسکتا ہے۔

**صدف:**۔ کسی بھی طرح سے جلا کر پیس لیں۔ تیار ہے۔ مقدارِ خوراک ارتی تا ۲ رتی۔

**شنگرف:**۔ ایک تولے کی ڈلی لے کر سرخ مرچ کی لکڑی کے کونکہ کی آدھا کلو راکھ کے درمیان لوہے کی کڑاہی میں داب دیں۔ اوپر تو اڈال کر پانچ سیر بیر یا کپاس یا تلوں کی لکڑی سے تین گھنٹے تک آگ دیں۔ سرد ہونے پر آہستہ سے نکال لیں۔ خوراک آدھا تا ایک چاول ہمراہ دووہ، گھی، مکھن۔ باہ کے لئے عدیم المثال ہے۔ اسی طریقے سے ہڑتال طبعی کا کشتہ بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔

**سنکھ:**۔ حسب ضرورت سنکھ لے کر سرکہ یا شراب میں بھگو کر رکھیں۔ دو دن کے بعد نکال کر با تھو کے نغدہ میں رکھ کر پچیس کلو اویلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ بہترین کشتہ

سکھ تیار ہے۔ خوراک چار رتی تا ایک ماشہ۔ ہر قسم کے بخار، خصوصاً زہریلے جراثیمی امراض مثلاً ملیریا اور ٹی بی وغیرہ میں نافع ہے۔ جس مریض کو سانپ نے کاٹا ہو اسے ہر پانچ یا دس یا پندرہ منٹ بعد ایک ایک ماشہ کھلائیں۔

### چند اہم نسخہ جات

1۔ مقوی دماغ:۔ دھنیا کے چاول، خشک ماش، مغز بادام، مغز بنولہ، ہم وزن لے کر باریک کر لیں۔ چھ ماشے صبح شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے، نیند آور ہے۔ کمزوری ہو تو اس میں فولاد ملا سکتے ہیں۔ فرمودہ حضرت قبلہ سائیں امیر بخش جمالی قدس سرہ۔

2۔ سفوف زکام:۔ ہلیلہ سیاہ اور گندھک آملہ سار ہم وزن لے کر سفوف بنا لیں۔ ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ زلے زکام کے علاج میں جو شاندرے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

3۔ حب اسٹو دوس:۔ اسٹو دوس، برفانج، حنظل، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ چنے برابر گولیوں کو حب نخودی بھی کہتے ہیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ دائمی زکام، درد شقیقہ اور سر میں جھے ہوئے مواد کا بہترین علاج ہے۔ دماغ کو صاف کرتی ہے اور حافظے کو تیز کرتی ہے۔

4۔ نزلہ بند:۔ گندھک ۳ تولہ، اجوائن ۳ تولہ، نوشادر ۲ تولہ۔ باریک کر لیں۔ ایک ماشہ تا دو ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔ جما ہوا نزلہ اور بلغم جو خارج ہی نہ ہو، اس کا بہترین علاج ہے۔

5۔ حب صابر:۔ گندھک، حنظل، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے حب نخودی بنا لیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ موٹاپا، بندش حیض، قبض، بلغم کی زیادتی، شوگر اور تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

6۔ حب مقوی خاص:۔ کچلہ، فولاد، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے حب نخودی بنا لیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔ ہیضہ، شوگر، باہ اور اعصابی امراض کے لئے مفید ہے۔

7- اکسیر مرگی:- لہسن ایک پوتھیہ اڑھائی تولہ، دیسی گھی پانچ تولہ۔ لہسن کو گھی میں جلا کر چھان لیں۔ تیار ہے۔ دورے کے وقت دو تین قطرے ناک میں ڈالیں۔ عام حالت میں تین قطرے روزانہ ڈالتے رہیں۔ چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ بعض مریضوں کی ناک سے ایک کیڑا نکلتا ہے۔

8- دوائے دمہ:- حنظل اتولہ، سرخ مرچ اتولہ، منقہ اتولہ۔ باریک کر کے حب نخودی بنا لیں۔ ایک تا دو گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔ پھیپھڑوں میں جمی ہوئی تمام بلغم پاخانہ کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔

9- تریاق سل:- ہلدی ۷ تولہ، شیر مدار اتولہ۔ ایک گھنٹہ کھل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں بنا لیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی۔ فوری طور پر بخارا تار نے کیلئے غدی اعصابی اکسیر دیں اور معادن دوا کے طور پر اکسیر بادیاں بھی کھلائیں۔ کم از کم دو ماہ علاج کریں۔ اکسیر بادیاں کا نسخہ یہ ہے۔

10- اکسیر بادیاں:- ہلدی، سوئف، ملٹھی، ہم وزن لے کر سفوف بنا لیں۔ ایک تا تین ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ نزلہ، زکام، کھانسی، ٹی بی، بڑھنسی، قبض کا بہترین علاج ہے۔

11- تریاق خناق:- ریٹھ اتولہ، پانی ایک پاؤ۔ ریٹھ کو باریک پیس کر پانی میں ابال لیں۔ تیار ہے۔ اس نیم گرم پانی کے غرارے کریں۔ پانی کو کافی دیر تک منہ میں رکھیں اور مواد تھوکتے رہیں۔ گاڑھی بلغم خارج ہوگی۔ اس کے فوراً بعد گرم دودھ میں گھی ملا کر پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام آ جائے گا۔ اس کے ساتھ غدی اعصابی مسہل بھی کھلائیں۔

12- تریاق معدہ:- گندھک اتولہ، پودینہ اتولہ، اجوائن ۲ تولہ۔ باریک کر لیں۔ ایک تا تین ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ معدہ کے تمام امراض کے لئے تریاق ہے۔

13- ہاضم:- اجوائن ۴ تولہ، سنڈھ اتولہ، مکھاں اتولہ، کالی مرچ اتولہ، کالا نمک اتولہ۔ باریک کر لیں۔ خوراک اماشہ۔

14- پیلیا یعنی یرقان کا علاج:- آلو بخارا پندرہ گرام، آلو ملی ۱۵ گرام، کسٹہ ۱۰ گرام، ہلیلہ

زرد ۲۰ گرام، ہلیہ سیاہ ۲۰ گرام، آملہ ۵ گرام، بہیر ۱۰ گرام، تخم کاسنی ۵ گرام، شاہترہ ۵ گرام۔ موٹا موٹا کوٹ کر رات کو مٹی کے برتن میں ایک پیالہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل پن کر نہار منہ پلا دیں۔ یہی دوا دوبارہ بھگو دیں اور دوسرے دن پھر پلائیں۔ یہ نسخہ دو دن چلے گا۔ اسی طرح کے پانچ نسخے تیار کر کے دس دن میں ختم کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز یرقان جڑھ سے ختم ہو جائے گا۔

15۔ پتھری توڑ:۔ سنگ یہود، سنگ دانہ مرغ، بیٹھا سوڈا، نمک سفید، قلمی شورہ۔ ہم وزن لے کر خوب باریک کر لیں۔ خصوصاً سنگ یہود کو باریک کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ تیار ہے۔ ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا شربت بزوری کھلائیں۔ اگر یہ دوا مندرجہ ذیل جو شانہ کے ہمراہ کھلائی جائے تو اس کا عمل کئی گنا تیز ہو جاتا ہے۔

16۔ جو شانہ پتھری توڑ:۔ سر پھوکہ، کلکتھی، تخم کاسنی، تخم خرپوزہ دو دو تولے لیکر سب کو موٹا موٹا کوٹ کر تین پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح آگ پر رکھیں جب تقریباً آدھا سیر پانی رہ جائے تو چھان کر حسب ذائقہ شکر ملا کر مریض کو پلائیں۔ یہ ایک دن کی دوا ہے۔ صبح، دوپہر، شام پلا کر ختم کر دیں۔ اگلے روز نئی دوا تیار کریں۔

17۔ حب بیش:۔ بیٹھا حلیہ اتولہ، بیٹھا سوڈا ۱۰ تولے، سورنجاں شیریں ۱۰ تولے۔ حب نخودی بنا لیں یا سفوف ہی رہنے دیں۔ چار رتی تا ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔ کینسر، جوڑوں کا درد، عرق النساء کا علاج ہے۔ مسکن ہے۔

18۔ حب کینسر:۔ نیلا تھوٹھا اتولہ، کالی مرچ ۱۰ تولے، سورنجاں شیریں ۱۰ تولے۔ باریک کر لیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔

19۔ حب نرگس:۔ کالی زیری، کوڑ، رائی، سورنجاں، پپلا مول ہم وزن۔ حب نخودی بنا لیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام۔ زبردست مصفی خون ہے۔ تمام اعصابی اور عضلاتی امراض میں مفید ہے۔ محترم حکیم صفدر علی صفوری صاحب کا تجویز کردہ ہے۔

20۔ کیڑے مار:۔ کرنجا ایک دانہ لے کر پیس کر اس میں گڑ ملا کر بچے کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تمام

کیڑے تھیلی سمیت باہر آ جائیں گے۔

21- تریاق بوا سیر:۔ ریٹھ خشک اتولہ، تارا میرا ۵۱ اتولہ، شیر مدار ۳ ماشہ۔ پہلے ریٹھ کو باریک کر لیں پھر اس میں تارا میرا باریک کر کے ملا دیں پھر شیر مدار ڈال کر خوب کھل کریں اور جب نخودی بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔ اگر مریض حرارت کی کمی محسوس کرے تو غدی عضلاتی ملین کھلائیں۔

22- غدی اعصابی ہاضم:۔ سنڈھ اتولہ، مرچ سیاہ اتولہ، فلفل دراز اتولہ، نوشادر ٹھیکری اتولہ، پودینہ ۲ اتولہ، گندھک آملہ سار ۴ اتولہ، بیٹھا سوڈا ۴ اتولہ، ریوند خطائی ۴ اتولہ، سوئف ۴ اتولہ، نمک سفید ۸ اتولہ۔ باریک کر لیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ زبردست ہاضم، کاسر ریاح اور مصفی خون ہے۔ معدہ اور جگر کیلئے آب حیات ہے۔

23- معین حمل:۔ کنڈیاری سفید گل والی اتولہ، زیرہ سیاہ اتولہ، داڑھی پھیل اتولہ۔ باریک کر لیں۔ تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے پچھڑا جتا ہو۔ حیض کے فوراً بعد تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے۔ وہ بھی بفضلہ تعالیٰ زریں۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے سو بدل جاتی ہے۔

دوسرا نسخہ یہ ہے۔ پیپل کی داڑھی ۴ اتولہ، برادہ ہاتھی دانت ۴ اتولہ، تخم شولگی اتولہ، ناگ کیسرا اتولہ۔ باریک کر لیں۔ حیض سے فارغ ہونے کے بعد چار ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا قہوہ دیں۔

24- عسر ولادت:۔ برگ ہانس اڑھائی اتولہ آدھا سیر پانی میں پکائیں جب نصف رہ جائیں تو اتار کر مل چھان کر تین ماشہ سہاگہ بریاں کے ساتھ پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔ کبھی کبھار آدھے آدھے گھنٹے کے وقفے سے تین خوراکیں دینا پڑتی ہیں۔

25- کثرت طمث:۔ تخم سریالہ سالم اتولہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ دودھ کھلائیں۔ انشاء اللہ فوراً خون بند ہو جائے گا۔ کثرت طمث کا علاج غدی اعصابی، اعصابی غدی یا عضلاتی اعصابی داؤں سے

کرنا چاہیے۔ کشتہ سگجراج ہمراہ شربت انجبار کثرت طمٹ اور حمل کے دوران خون آنے کا بہترین علاج ہے۔

26- حب مدر حیض :- بلا در اتولہ، حنظل ۳ تولہ، رائی ۳ تولہ، کلونجی ۳ تولہ۔ باریک کر کے حبِ نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام۔ بندش حیض، ورم رحم، لیکوریا، موٹاپا کا مفید ترین علاج ہے۔

27- سدا جوانی :- ثعلب مصری، موصلی سفید، مغز بنولہ، چھلکا اسپغول۔ پہلی تین دواؤں کو باریک کر کے چھلکا اسپغول ملا دیں۔ تیار ہے۔ ایک تولہ آدھے کلو دودھ میں کھیر پکا کر صبح نہار منہ کھائیں۔ حسب ذوق گھی اور چینی ملا سکتے ہیں۔

28- حب بلا در :- حزل ۵ تولہ، کرنجوا ۵ تولہ، تارا میرا ۵ تولہ، بلا در اتولہ، نیلا تھو تھا ۶ ماشہ۔ باریک کر کے دانہ موگک کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی دیں۔ موٹاپا، شوگر، جریان، سیلان الرحم، دمہ، پرانا زکام اور کچی ریشہ دار کھانسی کے لئے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو اس دوا کے کھانے سے خارش شروع ہو جائے تو دوا بند کر دیں اور غدی عضلاتی مسہل یا ملین دیں اور غدی عضلاتی ملین کو تیل میں ملا کر مالش کرائیں۔

29- حب بنسلو جن :- زہر مہرہ خطائی، دانہ الاچھی خورد، ست گلوہ، طباشیر اصلی ایک ایک تولہ۔ کافور، کونین سلیفٹ تین تین ماشہ۔ خوب باریک کر کے اسپغول کے شیرہ کے ذریعے نخودی گولیاں بنالیں۔ ایک گولی بخار سے تین گھنٹے پہلے، دوسری دو گھنٹے پہلے اور تیسری ایک گھنٹہ پہلے کھلا دیں۔

30- حب سورنجاں :- پوست ہلیہ زرد جو بے داغ ہو، سورنجاں شیریں، مصر تین تین تولہ لے کر کوٹ چھان لیں اور سونف کے پانی کی مدد سے اکیس گولیاں بنالیں۔ ہر روز صبح ایک گولی نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ سات روز بلا ناغہ کھلا کر پھر سات دن کے لئے بند کر دیں۔ پھر سات روز مسلسل کھلائیں۔ اسی طرح ایک ہفتہ کھلائیں اور ایک ہفتہ ناغہ کریں۔ چھ ہفتوں میں اکیس گولیاں ختم ہو جائیں گی۔ بادی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

31- جب وجع المفاصل:- سفوف گل مدار ایک تولہ، فلفل سیاہ ایک تولہ، مصر ایک تولہ، سورنجان شیریں ۲ تولہ، کچلہ مدبر ۲ تولہ، سوڈا اسلی سلاس ۲ تولہ۔ باریک کر کے گوند کیکر کی مدد سے خودی گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔ وجع المفاصل، عرق النساء، نفرس، وجع الورك اور تمام ریاحی دروں کا زبردست علاج ہے۔

32- خارش:- گندھک آملہ سار، کالی زیری، گیروہم وزن لیکر باریک کر لیں۔ دو ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ یہی دو ایک تولہ لے کر آدھا پاؤسرسوں کے تیل میں ملا کر سارے بدن پر مالش کریں۔ تیل، مچھلی، کھٹی چیز اور قابض غذا سے پرہیز کریں۔ دوا شروع کرنے سے پہلے کیسٹر آئل کے ذریعے ہلکا سا جلاب دے لیں۔ ترخارش کا علاج ہے جسے جرب بھی کہتے ہیں اور پنجابی میں اسے پاں کہتے ہیں۔

33- ناسور کا علاج:- سانپ کی کینچلی جلا کر اس کی راکھ کو برگد کے دودھ میں ڈال کر مرہم بنالیں۔ اس میں روئی بھگو کر ناسور میں رکھیں۔ انشاء اللہ دو ہفتے میں زخم بھر جائے گا۔

34- ذیابیطس، جوڑوں کا درد، قبض، بدہضمی، گیس کے لیے:- چھلکا ہلبلہ زرد ۵ تولہ، سنڈھ ۵ تولہ، سناکی ۵ تولہ، سورنجان شیریں ۵ تولہ، کشتہ کچلہ اڑھائی تولہ۔ خوب باریک کر لیں۔ تہائی چھچھوٹا سے آدھا چھچھوٹا تک صبح دوپہر شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ مریض کمزوری محسوس کرے تو ہمراہ دودھ دیں۔

35- بلند فشار خون کا علاج:- اجوائن دیسی آدھا پاؤ، کچور ایک چھٹانک۔ باریک کر لیں۔ آدھا چھچھوٹا صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔

36- بوا سیر (ہر قسم) کا جوٹی کا علاج:- جمال گوڑہ ایک تولہ، سم الفار ایک ماشہ، دودھ ایک کلو، بروزہ ۵ تولہ، چھلکا ۵ ٹھہ، مغر ۵ ٹھہ، تخم نیم تولہ، نیلا تھو تھامد برا تولہ۔

جمال گوڑہ صاف کر کے باریک کر لیں، اس میں سم الفار پیس کر ملا دیں اور اب دونوں چیزیں دودھ میں ملا کر کھویا بنالیں۔ جب کھویا بننے کے قریب ہو تو باقی چیزیں ملا دیں۔ چھوٹے پنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں، زیادہ تکلیف ہو تو دو یا تین گولیاں بھی دے سکتے ہیں۔

37- مرہم (شوگر والے زخم، کارپینکل اور دیگر خطرناک زخم کا علاج):۔ سندھور ۵ تولہ، کھٹا سفید ۵ تولہ، مردہ سنگ ۵ تولہ، پینسلین کا ٹیکہ دو عدد (طاقت ۴۰ لاکھ)۔ تمام دوائیں باریک کر کے ملا دیں۔ اس دوا کے دو حصے کریں، آدھی دوا اسی طرح خشک حالت میں کسی ڈبے میں رکھ دیں اور بقیہ آدھی دوا میں آدھا کلوگرام ویسلین ملا کر مرہم بنالیں۔ اگر زخم تر ہے تو اس پر خشک دوا چھڑکیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں، اگر زخم خشک ہے تو پھر اس پر ویسلین والا مرہم لگا کر پٹی باندھ دیں۔ ایسے مریض کو کھانے کے لیے یہ دوا دیں: کچور، دھاسہ، تخم ستیاناسی، ہم وزن لے کر باریک کریں اور زریو کے کیپ سول بھر لیں اور دو کیپ سول صبح دوپہر شام کھلائیں۔

38- تریاق گردہ:۔ ٹھیکری نوشادرا تولہ، سہاگہ تولہ، سخی کھار تولہ، قلمی شورہ ۲ تولہ، الاچھی کلاں ۳ تولہ، تخم بکائن ۲ تولہ، تخم نیم ۲ تولہ، سنگ یہود ۳ تولہ، پارہ تولہ، گندھک آملہ سارے تولہ۔ پارہ اور گندھک کی کچی بنا کر باقی دوائیں باریک کر کے ملا دیں۔

39- حب سورنجاں:۔ سورنجاں شیریں ۱۰ تولہ، چھلکا بلیبلہ زرد ۵ تولہ، مصر ۵ تولہ، کالی مرچ ۲ تولہ، سقمونیا تولہ۔ باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح دوپہر شام کھلائیں۔

40- حب کزاز:۔ جانفل تولہ، جوڑی تولہ، عققر حاتولہ، فلفل دراز ۲ تولہ، بالچٹڑ ۲ تولہ، پینگ ۳ تولہ، آب لہسن ۱۰ تولہ۔ باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک یا دو گولیاں صبح دوپہر شام کھلائیں۔

41- سوتکی بخار:۔ مگھاں، سناکی، باؤ بڑنگ، ایلوا، منقی، مغز بادام۔ ہم وزن لے کر بکری کے دودھ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ دودھ پتی۔ یہ دوا ریاحی درروں اور رحم کے امراض کے لیے بھی مفید ہے۔

42- چھپاکی (الرجی):۔ خاکسی، حطمی، منقی، عناب، گل بنفشہ۔ ہر ایک آدھا تولہ ایک گلاس گرم پانی میں ڈال دیں اور پھر بن کر پلا دیں۔ صبح دوپہر شام پلائیں۔

43- خارش (ہر قسم):۔ گندھک آملہ سارے تولہ، رائی ۵ تولہ، چھلکار ۵ ٹھہ ۵ تولہ، ہلدی ۵ تولہ، کشتہ

نیلا تھو تھا تولہ۔ پانچ سو ملی گرام کے کپسول بھر لیں۔ ایک کپسول صبح دوپہر شام کھلائیں۔  
 کشتہ نیلا بنانے کا طریقہ یہ ہے: نیلا تھو تھا ایک پاؤ، کافور آدھا کلو گرام، لو بان کوڑیا ایک  
 کلو گرام۔ کوہے میں اس طرح بند کریں کہ سب سے نیچے آدھا لو بان، اس کے اوپر آدھا کافور، اس  
 کے اوپر نیلا تھو تھا رکھیں۔ پھر اس کے اوپر بقیہ آدھا کافور اور اس کے اوپر بقیہ آدھا لو بان رکھیں۔ گل  
 حکمت کر کے پانچ کلو ایلوں کی آگ دیں۔

اوپر لگانے کے لیے: گندھک ۵۰ گرام، سہاگہ بریاں ۳۰ گرام، زنک آکسائیڈ ۳۰  
 گرام (یہ لوہے والے سے ملے گا)، کافور ایک ٹکیہ۔ سفوف بنا کر رکھ دیں۔ پندرہ گرام فی مریض  
 سروسوں کے آدھا پاؤ تیل میں ملا کر دن میں کم از کم ایک مرتبہ اوپر لگائیں۔ اگر گھبراہٹ محسوس ہو تو  
 شربت بزوری یا صندل دیں، اگر کمزوری ہو تو شربت فولاد دیں۔

-44-

☆.....☆.....☆

## ادویہ سازی کے آداب

- ۱۔ بیک وقت ایک سے زیادہ دوائیں بنانا شروع نہ کریں۔
- ۲۔ دوری مضبوط خریدیں جس کا پتھر نہ گھستا ہو اور اگر گرائنڈ استعمال کرنا ہو تو اسپیشل بنوائیں جس میں  
 حسب ضرورت زیادہ دوا پس سکے۔
- ۳۔ اگر دوا ہریلی ہو تو اسے گرائنڈ میں ہرگز نہ ڈالیں اور جب دوری استعمال کریں تو اس کو پونچھنا  
 کافی نہیں ہے بلکہ برش وغیرہ سے دھونا ضروری ہے۔
- ۴۔ ہر دوا کا الگ ڈبہ، بوتل، برنی یا مرتبان تیار کریں اور اس کے اوپر اس دوا کا نام لکھیں ورنہ بعض  
 اوقات بڑی بڑی قیمتی دوائیں عدم شناخت کی وجہ سے ضائع کرنا پڑ جاتی ہیں۔
- ۵۔ اپنے نسخہ جات کی ڈائری مکمل رکھیں تاکہ بوقت ضرورت کسی بھی مرکب کے اجزاء دیکھے جاسکیں۔
- ۶۔ اساتذہ کے نسخوں میں اپنی طرف سے تبدیلی کرنے سے گریز کریں البتہ مہارت اور مفردات

شہاسی کے بعد ایسا کرنا جائز ہے۔

۷۔ اپنے مطب کو صاف ستھرا رکھیں، دواؤں کے برتن ترتیب سے رکھیں۔ طبیب کی صفائی، وقار اور شخصیت مریض کو متاثر کرتی ہے اور حصول شفاء میں نفسیاتی اثر دکھاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

## چند سنہری باتیں (Some Golden Tips)

۱۔ کبھی خود کو بڑا حکیم نہ سمجھیں۔ دنیا میں بڑے بڑے طبیب اور اللہ کے پسندیدہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مرض سمجھ میں نہ آئے تو مریض کو کسی بہتر حکیم یا اساتذہ کے پاس بھیجنے میں عار محسوس نہ کریں۔

۲۔ نامحرم خواتین کا علاج کرتے وقت شریعت کا مکمل لحاظ رکھیں اور ان سے اپنی ماؤں اور بہنوں کی طرح پیش آئیں۔

۳۔ دوا کے دام مناسب لگائیں۔ مکمل تقویٰ اور خوفِ خدا کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ کم از کم بیوہ، یتیم، طالب علم، اور غریب لوگوں سے پیسے نہ لیں۔ سادات سے بھی پیسے نہ لیں خواہ وہ امیر ہوں۔

اللَّهُمَّ أَيُّدُ مَنْ عَمِلَ بِهَذَا وَاهْدِ مَنْ تَرَكَهُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ حَبِيبِي

الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

---

---

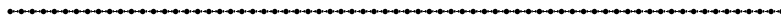
# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

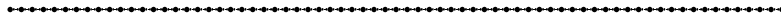
# Islam The World Religion



---

---

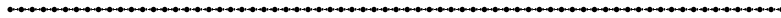
# Islam The World Religion



---

---

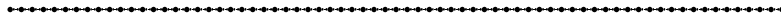
# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

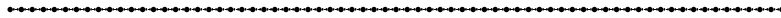
# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

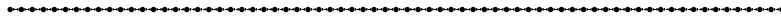
# Islam The World Religion



---

---

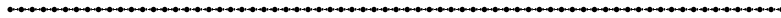
# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

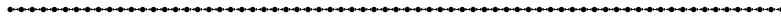
# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion



---

---

# Islam The World Religion

